اداریہ  
جنگ کی لہر، بہتری کس میں ہے؟  
  
گزشتہ کچھ دنوں سے ملک بھر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کی جانب سے ملک کے مختلف علاقوں میں حملوں میں اضافہ دیکھنے کو ملا ہے ـ اسی طرح دیگر جماعتوں کے مجاہدین بھی تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ ملکر کارروائیاں کر رہے ہیں جوکہ خوش آئند بات ہے ـ ساتھ ہی مجاہدین پر چھاپوں، ڈرون حملوں اور دو بدو لڑائیوں کے واقعات آئے روز کی خبروں کا حصہ بن چکے ہیں ـ   
ماضی کے مقابلے میں اس صورتحال کا جائزہ لیا جائے تو اس میں یہ تبدیلی دیکھنے کو ملتی ہے کہ اب کی مجاہدین ایک علاقے پر تقریبا حاکم نظر آتے ہیں، سالوں سے محکم مجاہدین کے مورچے اور کئی سالوں قبل کے ٹھکانے آباد ہوئے ہیں اور فوج کو ہر چھاپے میں مار پڑتی ہے، دس میں سے نو چھاپے ناکام لوٹتے ہیں، مائنز اور سنائپرز کے خوف نے ان کا چلنا پھرنا کم اور مراکز میں ہی رہنے کو ترجیح دینے پر مجبور کردیا ہے ـ ان حالات کا بخوبی جائزہ لیا جائے تو یہ اس صورتحال کی تصویرکشی کرتی ہے جہاں امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین ابتدائی طور پر دور دراز کے علاقوں پر حاکم بننے کے قریب تھے ـ   
ریاست پاکستان جہاں ایک طرف چینی باشندوں پر حملے کرکے چین کی اور تحریک طالبان پاکستان کو عالمی ممالک کیلئے خطرے کے طور پر پیش کرکے امریکہ کی ہمدردیاں اور امداد سمیٹنے کی کوشش کر رہی ہے، تو دوسری طرف عوام کی آنکھوں میں طرح طرح کے دھول جھونکنے کی کوشش میں مصروف ہے ـ جھوٹ اور فریب کی یہ سیاست اور کینچاتانی اب تقریبا ختم ہونے کے قریب ہے اور بھلائی اسی میں ہے کہ جہاں تک آپ کی بصیرت کام کرتی ہے وہاں تک آپ مجاہدین کے آگے سرخم ہوجائیں ورنہ مجاہدین کی حالت کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ مستقبل قریب میں پاکستانی عوام آپ کو علاقے سے نکالنے کیلئے احتجاج کریں گے اور وہ چاہیں گے کہ یہاں مجاہدین آباد ہوں کیونکہ انہیں امن چاہیے ہوگا ـ وما ذالک علی اللہ بعزیز ـ

مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ  
قسط دوم  
کاوش: آصف رضا  
  
ہجرت:  
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مکہ میں نہایت خاموش زندگی بسر کی اور اپنے تجارتی مشاغل میں مصروف رہے، چنامچہ جس وق رسول اللہﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ تشریف لے جارہے تھے، اس وقت وہ اپنے تجارتی قافلے کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے، راستے میں ملاقات ہوئی، انہوں نے ان دونوں کی خدمت میں کچھ شامی کپڑے پیش کیے اور عرض کی کہ اہل مدینہ نہایت بے چینی اور اضطراب کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں، غرض کہ آنحضرتﷺ نہایت عجلت کے ساتھ مدینہ کی طرف بڑھے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مکہ پہنچ کر اپنے تجارتی کاروبار سے فراغت حاصل کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال کو لیکر مدینہ پہنچے ـ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا مہمان بنایا اور آنحضرتﷺ نے حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے ان کا بھائی چارہ کرادیا ـ  
  
غزوات اور دیگر حالات:  
ہجرت مدینہ کے دوسرے سال سے غزوات کا سلسلہ شروع ہوا، اور کفر و اسلام کی پہلی آویزش جنگ بدر کی صورت میں ظاہر ہوئی، لیکن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کسی خاص مہم پر مامور ہوکر ملک شام تشریف لے گئے تھے، اس لئے اس میں شریک نہ ہوسکے، وہاں سے واپس آئے تو دربار رسالتﷺ میں حاضر ہوکر غزوہ بدر کے مال غنیمت میں سے اپنے حصے کی درخواست کی، سرور کائناتﷺ نے مال غنیمت میں حصہ دیا اور فرمایا کہ تم جہاد کے ثواب سے بھی محروم نہیں رہوگے ـ  
  
بعض اہل سیرکا بیان ہے کے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے تجارتی اغراض سے شام گئے تھے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں مال غنیمت میں حصہ طلب کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی، نیز ایک دوسری روایت یہ ہے کے آنحضرتﷺ نے ان کو اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو شام کی طرف قریش کے قافلے کی تحقیق حال کی خدمت پر مامور کرکے بھیجا تھا، اس روایت سے بھی ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے، بہرحال اگرچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ تھے تاہم وہ اپنی اہم کارگزاریوں کے باعث اس کے اجر و ثواب سے بھی محروم نہیں رہے ـ  
  
غزوہ احد:  
٣ھجری میں غزوہ احد پیش آیا، اس جنگ میں پہلے مسلمانوں کی فتح ہوئی اور کفار بھاگ کھڑے ہوئے، لیکن مسلمان جیسے ہی اپنی اپنی جگہ سے ہٹ کر مال غنیمت اکھٹی کرنے میں مصروف ہوئے، کفار نے پلٹ کر حملہ کردیا، اس ناگہانی حملے نے مسلمانوں کو ایسا بھکیردیا کہ کسی کو سرور کائناتﷺ کی حفاظت کا بھی خیال نہ رہا اور جو بھی جس طرف تھا اسی طرف نکل گیا ـ میدان جنگ میں صرف دس بارہ آدمی ثابت قدم رہ گئے تھے، لیکن وہ سب بھی شمع ہدایت سے دور تھے اور اس وقت صرف حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پروانہ وار فدویت و جان نثاری کے حیرت انگیز مناظر دکھا رہے تھے، کفار کا ہر طرف سے نرغہ تھا، تیروں کی بارش ہورہی تھی، خون آشام تلواریں چمک چمک کر آنکھوں کو خیرہ کرہیں تھیں اور صدہا کفار صرف ایک مقدس ہستی کو فنا کردینے کیلئے ہر طرف سے یورش کر رہے تھے، اس نازک وقت میں جمال نبوت کا شیدائی ہالہ بن کر خورشید نبوت کو آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے بچا رہا تھا، تیروں کی بوچھاڑ کو ہتھیلی پر روکتا، تلوار اور نیزہ کے سامنے اپنے سینے کو سپر بناتا، پھر اسی حال میں کفر کا نرغہ زیادہ ہوجاتا تو شیر کی طرح تڑپ کر حملہ کرتا اور دشمن کو پیچھے ہٹادیتا ـ ایک دفع کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کا وار کیا، خادم جاں نثار یعنی طلحہ جانباز نے اپنے ہاتھ پر روک لیا اور انگلیاں شہید ہوئیں تو آہ کے بجاۓ زبان سے نکلا ”حسن“ یعنی خوب ہوا، سرور کائناتﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس لفظ کی بجائے بسم اللہ کہتے تو ملائکہ آسمانی تمہیں ابھی اٹھا لے جاتے، یہاں تک کے دوسرے صحابہ بھی مدد کے لئے آ پہنچے، مشرکین کا ہلہ کسی قدر کم ہوا تو سرور کائناتﷺ کو اپنی پشت پر سوار کرکے پہاڑی پر لے آئے اور مزید حملوں سے محفوظ کردیا ـ  
  
حضرت طلحہ نے غزوہ احد میں فدویت، جان نثاری اور شجاعت کے جو بے مثل جوہر دکھائے یقیناً تمام اقوام علم کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے، تمام بدن زخموں سے چھلنی ہوگیا تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے جسم پر ستر سے زیادہ زخم شمار کیے تھے ـ دربار رسالتﷺ سے اسی جانبازی کے صلے میں ”خیر“ کا لقب مرحمت ہوا، صحابہ کو انکی اس غیر معمولی شجاعت اور جانبازی کا دل سے اعتراف تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ غزوہ احد کا تذکرہ کرتے تو فرماتے کے یہ طلحہ کا دن تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو صاحب احد فرمایا کرتے تھے، خود حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی اس پرافتخار کارنامہ پر بڑا ناز تھا اور ہمیشہ لطف و انبساط کے ساتھ اس کی داستان سنایا کرتے تھے ـ  
  
متفرق غزوات:  
غزوہ احد کے بعد فتح مکّہ تک جس قدر غزوات ہوئے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سب میں نمایاں طور پر شریک رہے، بیعت رضوان کے وقت بھی موجود تھے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے، فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین پیش آیا، اس معرکہ میں بھی غزوہ احد کی طرح پہلے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے، لیکن چند بہادر اور ثابت قدم مجاہدین کے استقلال و ثبات نے پھر اس کو سنبھال لیا اور اس طرح جم کر لڑے کہ غنیم کی فتح شکست سے بدل گئی اور بیشمار سامان اور مال غنیمت چھوڑ کر بھگ کھڑا ہوا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس جنگ میں بھی ثابت قدم اصحاب کی صف میں تھے ـ

سلسلہ جنگی واقعات

معرکہ سمبازہ اور نصرت الہی  
ملا فقیر سیف اللہ  
  
اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ (ترجمہ) ”ایمان والوں کی مدد و نصرت کرنا ہماری زمہ داری ہے“ چنانچہ آسمان و زمین گواہ ہیں کہ جب ایمان والے اپنے رب پر یقین رکھتے ہوئے آگے بڑھتے اور دشمنانِ اسلام سے ٹکراتے ہیں تو رب تعالیٰ ان کی نصرت ضررو فرماتے ہیں ـ جہادِ پاکستان کی راہوں میں نصرت الٰہی کے بے شمار حیرت انگیز واقعات بکھرے پڑے ہیں ـ ہم ایک واقعہ جو کہ چند روز قبل پیش آیا، ذکر کیے دیتے ہیں اور اگر اللہ جل شانہ نے ہمت و توفیق وفرصت عطا فرمائی تو اس کے بعض پہلوؤں پر سیر حاصل بحث بھی کریں گے ـ ان شاءاللہ ـ  
  
14 مئی 2024 بروز منگل، رات کے آخری پہر تحریک طالبان کے جانبازوں کا ایک قافلہ ژوب کے علاقے میں سات روز سے محو سفر تھا ـ چالیس کے قریب یہ جانباز تھکاوٹ کا آخری حد محسوس کر رہے تھے ـ دشمن شاید اس قافلہ کے بارے میں جان چکا تھا ـ مجاہدین نے ژوب کا روڈ کراس کرنا تھا، جس کی ایک طرف ذرا فاصلے پر فوج کی چوکیاں اور چیک پوسٹ بھی ہے، یہیں پر فوج نے گھات لگائے بیٹھی تھی، اب مجاہدین نے کمین و کیمپ کے درمیان سے گزرنا تھا، بعض مجاہدین کو اندازہ تھا کہ شاید دشمن تاک میں بیٹھا ہو، اس لیے تھرمل (نائٹ ویژن) والے ساتھی آگے بیھج دئیے گئے ـ وہ روڈ پر چاروں طرف نظر رکھے ہوئے تھے ـ باقی ساتھی پیچھے ایک قطار میں چل رہے تھے، چوکنے تو ضررو تھے مگر مسلسل سفر کی وجہ سے تھکن بھی غالب تھی، چنانچہ جیسے ہی یہ قافلہ سڑک پار کرنے لگا تو دشمن نے قافلہ کے آخری حصہ پر فائرنگ کردی ـ لیکن شاید یہ شک میں کی جانے والی ہوائی فائرنگ تھی ـ چنانچہ پیچھے والے ساتھی آگے کی طرف بڑھے اور روڈ کراس کرلیا ـ رات دو بج چکے تھے اور تقریباً تمام ساتھی روڈ کراس کرکے آگے میدان میں پہنچ چکے تھے ـ   
  
دشمن دوسری طرف سے بلکل سامنے مکمل تیاری کے ساتھ بیٹھا تھا، اور ہر قسم کی لائٹس وغیرہ اس نے بجھائی ہوئیں تھیں ـ پہاڑ اور درخت وغیرہ یہاں سگ کافی فاصلے پر تھے ـ ظاہری طور پر مجاہدین فوج کے سامنے بلکل ترنوالہ تھے ـ اب فوج نے فائرنگ شروع کی اور سنگل فائر کی بجائے برسٹ شروع کیے اور صرف یہی نہیں بلکہ ساتھ میں مارٹر کے گولے بھی داغے ـ مجاہدین کے درمیان جلد ہی حملے کی زد سے نکلنے کی کوشش کا فیصلہ ہوا تھا، یہاں ساتھی نکلنے کی کوشش میں تھے اور وہاں دشمن کی فائرنگ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی ـ اوپر سے نائٹ ویژن کمیرہ اور ڈرون بھی چکر کاٹ رہے تھے ـ   
  
حالت یہ ہے کہ ہمارے ساتھیوں کے قریب ہی مارٹر کے گولے پھٹ رہے ہیں، دشمن نے انتہائی قریب سے تقریباً 150 مارٹر کے گولے اور ہزاروں گولیاں فائر کیں ـ چونکہ فقیر خود اس کارروائی میں موجود تھا اس لیے صورتحال دیکھتے ہوئے احقر کا یہ خیال تھا کہ تقریباً سارے ساتھی شہید ہوگئے ہوں گے یا کم از کم شدید زخمی ہوں گے، شاید چند ساتھی پیچھے پلٹ گئے ہوں مگر رب تعالیٰ کی نصرت ایسی تھی کہ واللہ دل پکار اٹھا...!!!  
«ونحن أقرب اليه من حبل الوريد» کہ ہمارا رب ہمارج شہہ رگ سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے...!  
یہ حملہ تقریباً تین سے چار گھنٹے تک جاری رہا ـ اب مکمل خاموشی چھا گئی ـ اس خاموشی چھانے کی وجہ بعد میں معلوم ہوگی ـ   
  
حملے کے بعد تمام ساتھی منتشر ہوگئے تھے مگر خیریت سے اپنی اگلی منزل تک پہنچ گئے، یہاں پہنچنے والے ساتھیوں میں آخری بندہ احقر اور ساتھ  میں ایک اور ساتھی تھا، ہم پہنچے تو یہ سن کر شدید حیرانی ہوئی کک وہاں موجود ساتھیوں میں صرف ایک ساتھی کے پیروں پر اور دو ساتھیوں کے ہاتھوں اور سر پر نہایت معمولی زخم لگے تھے، اس کے علاوہ کسی ایک ساتھی کو آنچ بھی نہیں آئی تھی لیکن تمام ساتھیوں کو ایک بات کھائے جا رہی تھی کہ اب تک چھ ساتھی غائب تھے، ان کے بارے میں ہم سے آگے موجود ساتھیوں کو علم نہیں تھا، مگر بعد میں دھیرے دھیرت بات سمجھ آنے لگی ـ  
  
ہوا یوں تھا کہ احقر اور اس کے ساتھ ایک اور ساتھی کاروائی کی جگہ سے چونکہ سب سے آخر میں نکلے تھے، وہاں پر ہم نے دوطرفہ فائرنگ کی آوازیں بھی سنیں، فائرنگ کی یہ آوازیں کافی شدید تھیں، صبح روشن پر ہونے پر فوج کی گاڑیاں بھی آگئی تھیں اور ہیلی کاپٹر بھی گھوم رہے تھے مگر یہ کاروائی خود فوج کا بے حد نقصان کر چکی تھی کیونکہ وہ ساتھی جو غائب تھے وہ باہر آنے والے اہلکاروں کا خوب استقبال کر رہے تھے ـ جو فوجی بھی نظر آجا ان کو خوب سبق سکھایا، اس میں کیپٹن و میجر تک بھی موجود تھے، چنانچہ بیس فوجیوں بشمول کیپٹن و میجر کو ہمارے انہی پانچ جانبازوں نے انجام بد تک پہنچادیا تھا اور خود بھی شہادت کو گلے لگایا ـ یوں یہ جنگ اختتام پزیر ہوئی، بلکہ فوج میدان چھوڑ کر کیمپ اور چوکیوں میں گھس گئی کہ مزید فوجی ہلاک نہ ہوں ـ  
  
فوج اصل میں صبح کی روشنی میں اس لیے باہر آئی کہ اس کا خیال تھا کک مجاہدین سب شہید ہوئے یا شدید زخمی ہوئے ہوں گے، اب فوج نے ان کو گاڑیوں میں ڈال کر لے جانا تھا اور زندہ گرفتار کرنا تھا مگر یہاں ان کو منہ کی کھانی پڑی اور میجر بابر نیازی اور کیپٹن سمیت تقریبا 20 سے زائد لاشیں اٹھا کر ناکام و نامراد کیمپ میں جا منہ چھپایا ـ والحمدللہ علی ذالک ـ  
  
اس واقعہ میں ان لوگوں کے لیے عبرت ہے جو سمجھتے ہیں کہ مجاہدین پاکستان ناحق لڑ رہے ہیں، اس میں ان کمزور ایمان والوں کے لیے بھی سوچنے کا سامان موجود ہے جو چند ٹکوں کی خاطر مجاہدین کی جاسوسی کرتے ہیں، جو اپنی جان کی حفاظت نہیں کر سکتے وہ آپ کو کیا بچائیں گے؟ اہل عشق کے لیے اس میں یہ پیغام ہے کہ ان شاءاللہ نصرت و رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے بس تمہیں کام کرنا ہے، آگے بڑھنا ہے اور استقامت کو تھامے رکھنا ہے ـ   
  
آخر میں یہ فقیر شہداء کے ورثاء کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آپ کے بچے رب تعالیٰ کی راہ میں کٹ کر عظیم سعادت حاصل کر چکے ہیں، آپ کو غم کرنے کی ضرروت نہیں ہے، آپ کے شہزادے تو وہ "زندگی" پا گئے جس میں کوئی غم نہیں، جس میں کوئی تکلیف نہیں، یہی وہ لذیذ نعمت تھی جس کو  پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار طلب فرمایا، اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ـ ویسے بھی ہمارے ان پاکیزہ بھائیوں اور آپ کے بیٹوں نے 20 سے زائد دشمنان دین و وطم کو ہلاک کردیا تھا، س پر آپ کے دلوں کو ضررو ٹھنڈک پہنچی ہوگی ـ ہم آپ کے بھائی، بیٹے موجود ہیں ان شاءاللہ ہم ان کا انتقام ضررو لیں گے ـ آپ ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں، تو اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے آپ کے سینوں کو ضررو ٹھنڈا فرمائے گا ـ ان شاءاللہ ـ

**قربانی کے احکام ومسائل**  
از مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ  
  
عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
’’اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے عشرۂ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں، ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔‘‘ (ترمذی، ابن ماجہ)  
قرآن مجید میں سورۂ ’’والفجر‘‘ میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرۂ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اورایک سا ل آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔ تکبیر تشریق ’’  أللّٰہ أکبر أللّٰہ أکبر لا إلٰہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر أللّٰہ أکبر وللّٰہ الحمد ‘‘  
  
نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد بآوازِ بلند ایک مرتبہ مذکورہ تکبیر کہنا واجب ہے۔ فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں، اس طرح مرد وعورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت بآوازِ بلند تکبیر نہ کہے، آہستہ سے کہے۔(شامی)  
  
عید الاضحی کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں:  
صبح سویرے اُٹھنا، غسل ومسواک کرنا، پاک وصاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبولگانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں بآوازِ بلند تکبیر کہنا۔

نمازِ عید

نماز عید دو رکعت ہیں۔ نماز عید اور دیگر نمازوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں ’’سبحانک اللّٰہم ‘‘پڑھنے کے بعد قراء ت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قراء ت کے بعد رکوع سے پہلے۔ ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے ہیں۔ پہلی رکعت میں دوتکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں، چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں۔       
٭…اگر دورانِ نماز امام یا کوئی مقتدی عید کی زائد تکبیریں یا ترتیب بھول جائے تو ازدہام کی وجہ سے نماز درست ہوگی، سجدۂ سہو بھی ضروری نہیں۔       
٭…اگر کوئی نماز میں تاخیر سے پہنچا اور ایک رکعت نکل گئی تو فوت شدہ رکعت کو پہلی رکعت کی ترتیب کے مطابق قضاء کرے گا، یعنی ثناء ’’سبحانک اللّٰہم‘‘ کے بعد تین زائد تکبیریں کہے گا اور آگے ترتیب کے مطابق رکعت پوری کرے گا۔       
نمازِ عید کے بعد خطبہ سننا مسنون ہے۔ خطبہ سننے کا اہتمام کرنا چاہیے، خطبہ سے پہلے اٹھنا درست نہیں ہے۔

فضائل قربانی

قربانی کرنا واجب ہے، رسول اللہ  نے ہجرت کے بعد ہرسال قربانی فرمائی، کسی سال ترک نہیں فرمائی۔ جس عمل کو حضور ﷺ نے لگاتار کیا اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اُس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید ارشاد فرمائی۔   
  
حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں، مثلاً: آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے۔ جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت نہیں مانتے، وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں، ان سے جو لوگ متأثر ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پیسے دے دیئے جائیں یا یتیم خانہ میں رقم دے دی جائے، یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے، دوسری حقیقت ہے، قربانی کی صورت یہی ضروری ہے، اس کی بڑی مصلحتیں ہیں، اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیت قرآنی سے بھی یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں

مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے، حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ: یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپﷺ نے فرمایا: قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ایک ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ اون کے متعلق فرمایا: اس کے ایک ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔  
حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں، قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے، اس لیے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں: قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل نہیں، الا یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔ (طبرانی)       
رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے ارشاد فرمایا کہ: تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو، کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔

قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں، اس لیے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے۔ اور اس سلسلہ میں جن شرائط وآداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے،اُنہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔   
  
قربانی سے متعلق مسائل آئندہ سطور میں درج کیے جارہے ہیں: مسائل قربانی

مسئلہ نمبر:۲... شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے، اُس پر قربانی بھی واجب ہے۔   
٭…یعنی قربانی کے تین ایام (۱۰،۱۱،۱۲ ؍ذو الحجہ) کے دوران اپنی ضرورت سے زائد اتنا مال یا اشیا جمع ہوجائیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر قربانی لازم ہے، مثلاً: رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان ہو، خواہ تجارت کے لیے ہو یا نہ ہو، اسی طرح ضروری سواری کے طور پر استعمال ہونے والی گاڑی کے علاوہ گاڑی ہو تو ایسے شخص پر بھی قربانی لازم ہے۔   
مسئلہ نمبر: ۲…مسافر پر قربانی واجب نہیں۔   
مسئلہ نمبر:۳…قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک ہے، بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہوجانے کے بعد درست نہیں۔ قربانی کا جانوردن کو ذبح کرنا افضل ہے، اگرچہ رات کو بھی ذبح کرسکتے ہیں، لیکن افضل بقر عید کا دن،پھر گیارہویں اور پھر بارہویں تاریخ ہے۔   
مسئلہ نمبر:۴…شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لیے عید الاضحی کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔ دیہات اور گاؤں والے صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے بھی قربانی کا جانور ذبح کرسکتے ہیں۔ اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لیے دیہات میں بھیج دے تو وہاں اس کی قربانی بھی نمازِ عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگواسکتا ہے۔   
مسئلہ نمبر:۵… اگر مسافر مالدار ہو اور کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے، یا بارہویں

تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے، یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروبِ شمس سے پہلے اتنا مال آجائے کہ صاحب نصاب ہوجائے تو ان تمام صورتوں میں اس پر قربانی واجب ہوجاتی ہے۔   
٭…نیز اگر مسافر مالدار ہو، دورانِ سفر قربانی کے لیے رقم بھی ہو اور وہ پندرہ دن سے کم عرصہ کے لیے رہائش پذیر ہونے کے باوجود بآسانی قربانی کرسکتا ہو تو قربانی کرلینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر:۶… قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے، اگر خود ذبح نہ کرسکتا ہو تو کسی اور سے بھی ذبح کراسکتا ہے۔   
٭…بعض لوگ قصاب سے ذبح کراتے وقت ابتداء ًخود بھی چھری پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ قصاب اور قربانی والے دونوں مستقل طور پر تکبیر پڑھیں، اگر دونوں میں سے ایک نے نہ پڑھی تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔ (شامی،ج:۶،ص:۳۳)   
مسئلہ نمبر:۷…قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا ضروری نہیں، دل میں بھی پڑھ سکتا ہے۔   
مسئلہ نمبر: ۸…قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے: ’’إِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ، أَللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ‘‘۔ اس کے بعد ’’بسم اللّٰہ أللّٰہ أکبر‘‘ کہہ کرذبح کرے۔ (کذا فی سنن ابی داؤد) ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:’’أللّٰہم تقبّلہ منّی کما تقبّلت من حبیبک محمد وخلیلک إبراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام‘‘۔  
مسئلہ نمبر:۹…قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے، اولاد کی طرف سے نہیں، اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ، مالدار ہو یا غیر مالدار۔   
مسئلہ نمبر: ۱۰…درج ذیل جانوروں کی قربانی ہوسکتی ہے:اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔ بکرا، بکری، بھیڑ اور دُنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب قربانی کی نیت سے شریک ہوں یا عقیقہ کی نیت سے، صرف گوشت کی نیت سے شریک نہ ہوں۔  
٭…گائے، بھینس اور اُونٹ وغیرہ میں سات سے کم افراد بھی شریک ہوسکتے ہیں، اس طور پر کہ مثلاً چار آدمی ہوں تو تین افراد کے دو دو حصے اور ایک کا ایک حصہ ہوجائے۔ نیز اگر پورے جانور کو چار حصوں میں تقسیم کرلیں، یہ بھی درست ہے۔ یا یہ کہ دو آدمی موجود ہوں تو نصف نصف بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔  
٭… اسی طرح اگر کئی افراد مل کرایک حصہ ایصالِ ثواب کے طور پر کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ ضروری ہے کہ سارے شرکا اپنی اپنی رقم جمع کرکے ایک شریک کو ہبہ کردیں اور وہ اپنی طرف سے قربانی کردے، اس طرح قربانی کا حصہ ایک کی طرف سے ہوجائے گا اور ثواب سب کو ملے گا۔  
مسئلہ نمبر:۱۱… اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کرلوں گا اور بعد میں کسی اور کو قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو قربانی درست ہے اور اگر خریدتے وقت کسی اور کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی، بلکہ پورا جانور اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت سے خریدا تھا تو اب اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو کسی اور کو شریک نہیں کرسکتا اور اگر مالدار ہے تو شریک کرسکتا ہے، البتہ بہتر نہیں۔  
٭…ایک جانور قربانی کرنے کے لیے خریدا،اگر اس کے بدلے دوسرا حیوان دینا چاہے تو جائز ہے، مگر یہ لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ دوسرا حیوان کم از کم اسی قیمت کا ہو، اگر اس سے کم قیمت کا ہو تو زائد رقم اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، بلکہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر زبانی طور پر جانور کو متعین نہ کیا ہو، بلکہ یہ ارادہ کیا ہو کہ اگر اچھی قیمت میں فروخت ہورہا ہو تو فروخت کردیں گے۔ اس صورت میں اصل قیمت سے زائد رقم اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔  
مسئلہ نمبر: ۱۲… قربانی کا جانور گم ہوا، اس کے بعد دوسرا خریدا، اگر قربانی کرنے والا امیر ہے تو ان دونوں جانوروں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے، جب کہ غریب پر ان دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔

وضاحت:اگر کسی آدمی نے قربانی کے لیے جانور خریدا اور خریدنے کے بعد وہ جانور قربانی کرنے سے پہلے گم ہوجائے تو صاحب حیثیت آدمی پر قربانی کے لیے دوسرا جانور خریدنا ضروری ہے، کیونکہ اس پر قربانی شرعاً واجب تھی اور واجب ادا نہیں ہوا، جبکہ فقیر آدمی پر دوسرا جانور خریدنا اور قربانی کرنا لازم نہیں تھا، اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور بھی خریدلیا، اب اگر مالدار اور غریب ہر دو کا پہلا گم شدہ جانور مل جائے تو امیر پر صرف شرعی واجب (قربانی) کا ادا کرنا لازم ہے، جس جانور کو ذبح کردے کافی ہے، جب کہ غریب پر خود سے واجب کردہ جانوروں کی قربانی کرنا لازم ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ امیر آدمی پر نصاب کی وجہ سے قربانی واجب تھی، اس نے وہ ادا کردی، اس کے حق میں جانور متعین نہیں ہوا تھا، اُسے اختیار ہے کہ جس جانور کو چاہے ذبح کردے، جبکہ غریب آدمی پر قربانی لازم نہیں تھی، غریب نے از خود جانور خرید کر اپنے پر قربانی کو لازم کرلیا اور جو جانور اس نے خریدا وہ بھی متعین ہوگیا، اب پہلا جانور جو غریب کے حق میں قربانی کے نام سے متعین ہوچکا، اگر وہ گم ہوجائے تو اس کے بدلے دوسری قربانی لازم نہ تھی، اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور خرید کر اپنے پر قربانی لازم کرلی، اس بنا پر فقیر آدمی پر دوسری قربانی بھی لازم ہوئی۔ لہٰذا غریب آدمی دونوں جانوروں کی قربانی کرے گا۔ بخلاف مالدار کے کہ اس پر صرف قربانی لازم ہے، جانور متعین نہیں ہے، دونوں جانوروں میں سے کسی ایک کی قربانی کردے تو کافی ہے۔   
مسئلہ نمبر:۱۳…قربانی کے جانور میں اگر کئی شرکاء ہیں تو گوشت وزن کرکے تقسیم کریں۔   
مسئلہ نمبر:۱۴…بھیڑ، بکری جب ایک سال کی ہوجائے، گائے، بھینس دوسال کی اور اونٹ پانچ سال کا تو اس کی قربانی جائز ہے، اگر اس سے کم ہے تو جائز نہیں۔ ہاں! دنبہ اور بھیڑ (نہ کہ بکرا) اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔   
٭…موجودہ دور میں جانوروں کو تول کر (وزن کرکے) خرید وفروخت کرنا بھی جائز ہے، ایسی قربانی بلاشبہ درست ہے۔   
مسئلہ نمبر:۱۵…قربانی کا جانور اگر اندھاہو، یا ایک آنکھ کی ایک تہائی یا اس سے زائد روشنی جاتی رہی ہو،یا ایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو، یا دُم ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔   
٭…گائے اور بھینس کے دو تھن یا بکری کا ایک تھن خشک ہو چکا ہو یا پیدائشی طور پر نہ ہوں تو ایسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں۔  
مسئلہ نمبر: ۱۶…اسی طرح اگر جانور ایک پاؤں سے لنگڑا ہے، یعنی تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں۔ ہاں! اگر وہ چوتھے پاؤں سے سہارا لیتا ہے، لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۱۷…قربانی کا جانور خوب موٹا تازہ ہونا چاہیے، اگر جانور اس قدر کمزور ہو کہ ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہا ہو، تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔   
٭…بعض لوگ موٹا تازہ جانور محض دکھلاوے یا ریا ونمود کے لیے خرید تے ہیں، ایسے لوگ قربانی کے ثواب سے محروم ہوتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ موٹا تازہ جانور تلاش کرتے ہوئے محض ثواب کی نیت کریں۔   
مسئلہ نمبر: ۱۸…اگر کسی جانور کے تمام دانت گر گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے اور اگر اکثر دانت باقی ہوں، کچھ گر گئے ہوں تو قربانی جائز ہے۔   
٭…اگر کسی جانور کی عمر پوری ہو اور دانت نہ نکلے ہوں تو بھی قربانی ہوسکتی ہے، تاہم اس سلسلہ میں صرف جانوروں کے عام سود اگروں کی بات معتبر نہیں ہے، بلکہ یقین سے معلوم ہونا ضروری ہے یا یہ کہ خود گھر میں پالا ہوا جانور ہو تو اس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۱۹…جس جانور کے پیدائشی کان ہی نہ ہوں، اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۲۰…اگر کسی جانور کے سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ چکے ہوں، اس طور پر کہ دماغ اس سے متأثر ہوا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں اور اگر معمولی ٹوٹے ہوں یا سرے سے سینگ ہی نہ ہوں، جیسے: اونٹ تو بلا کراہت جائز ہے۔  
٭…اسی طرح گائے، بکری وغیرہ کے اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔  
  
مسئلہ نمبر ۲۱…خارش زدہ جانور کی قربانی جائز ہے، البتہ اگر خارش کی وجہ سے بے حد کمزور ہوگیا ہو تو پھر جائز نہیں۔  
مسئلہ نمبر: ۲۲…اگر قربانی کے جانور میں کوئی عیب پیدا ہوا جس کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہ ہو تو مالدار شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ دوسرا جانور اس کے بدلے خرید کرقربانی کرے، غریب ہے تو اسی جانور کی قربانی کرسکتا ہے۔  
٭…اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لیے گراتے ہوئے کوئی عیب پیدا ہوجائے، مثلاً: ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جائے یا سینگ وغیرہ ٹوٹ جائے تو اس سے قربانی پر اثر نہیں پڑے گا، البتہ جانور کو گراتے وقت احتیاط کرنا چاہیے۔  
مسئلہ نمبر: ۲۳…قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے، ایک حصہ اپنے لیے رکھے، ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کو دے اور ایک حصہ فقراء ومساکین کو دے، لیکن اگر سارے کا سارا اپنے لیے رکھے تب بھی جائز ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۲۴…قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دے یا فروخت کرکے اس کی قیمت فقراء کو دے، البتہ اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دے دے تو سب سے بہتر ہے، کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۲۵…قربانی کی کھال کو اپنے مصرف میں بھی لایا جاسکتاہے، اس طور پر کہ اس کا عین باقی رہے، مثلاً: مصلیٰ بنائے یا رسی یا چھلنی بنائے تو درست ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۲۶… قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا امام ومؤذن یا مدرس یا خادم کی تنخواہ میں نہیں دی جاسکتی، نہ اس سے مدارس کی تعمیر ہوسکتی ہے اور نہ شفاخانوں یا دیگر رفاہی اداروں کی۔  
مسئلہ نمبر: ۲۷…قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔  
٭…اگر کسی کی قربانی کی کھال چوری ہوگئی یا چھن گئی تو اُسے چاہیے کہ وہ کھال کی رقم صدقہ کردے، اگر استطاعت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، قربانی پر فرق نہیں پڑے گا۔  
مسئلہ نمبر: ۲۸…اگر قربانی کے تین دن گزر گئے اور قربانی نہیں کی تو اب ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر جانور خریدا تھا، مگر قربانی نہیں کی تو بعینہ وہی جانور خیرات کردے۔  
مسئلہ نمبر: ۲۹…ایصال ثواب کے لیے قربانی کاگوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔  
مسئلہ نمبر: ۳۰…اگر کسی شخص کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اس کے حکم واجازت کے بغیر قربانی میں شریک کیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی، اسی طرح اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک صرف گوشت کی نیت سے شریک ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی۔   
مسئلہ نمبر: ۳۱… قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتا ہے، البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔  
مسئلہ نمبر: ۳۲…گابھن جانور کی قربانی صحیح ہے، اگربچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔ اور گوشت آپس میں تقسیم کرنے کی بجائے صدقہ کردیا جائے۔   
٭…قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دوھنا درست نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو اُسے صدقہ کرے، اگر بیچ دیا تو اس کی رقم کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع،ج:۵،ص:۷۸)  
مسئلہ نمبر: ۳۳…جو شخص قربانی کرنا چاہے اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ یکم ذو الحجہ سے قربانی کا جانور ذبح ہونے تک نہ اپنے جسم کے بال کاٹے اور نہ ناخن۔ (ابوداؤد)   
٭…البتہ اگر زیر ناف اور بغل کے بالوں پرچالیس روز کا عرصہ گزر چکا ہو تو ان بالوں کی صفائی کرنا بہتر ہے۔   
مسئلہ نمبر: ۳۴… قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک بھی رکھ سکتا ہے۔ (ابوداؤد)   
مسئلہ نمبر: ۳۵…جانور ذبح کرنے کے لیے چھری خوب تیز ہونی چاہیے، تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ (ابوداؤد)  
مسئلہ نمبر: ۳۶…اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت سارا کا سارا کسی اور کوکھلا دے، خود کچھ بھی نہ کھائے تو ایسا کرسکتا ہے۔ (کتاب الآثار)   
مسئلہ نمبر: ۳۷… خصی جانور کی قربانی جائز، بلکہ افضل ہے، کیونکہ اس میں دوسرے کی بہ نسبت گوشت زیادہ ہوتا ہے۔   
مسئلہ نمبر: ۳۸…ذبح کرتے وقت تکبیر کے علاوہ کچھ اور نہیں کہنا چاہیے، مثلاً:’’باسم اللّٰہ تقبل من فلان‘‘۔ (کتاب الآثار)  
مسئلہ نمبر: ۳۹…اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی اور وہ کام ہوجائے تو قربانی واجب ہے، اس کے گوشت سے خود نہیں کھا سکتا، سارا فقراء اور مساکین کو کھلادے۔   
مسئلہ نمبر: ۴۰…اگر کسی شخص کی ساری یا اکثر آمدنی حرام کی ہو تو اس کو اپنے ساتھ قربانی میں شریک نہیں کرنا چاہیے۔ اگر شریک کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ ایسا شخص جس کی ساری کمائی حرام کی ہو، اس پر قربانی لازم نہیں، کیونکہ اس کا سارا مال واجب التصدق (بلانیتِ ثواب صدقہ کرنا ضروری ) ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حرام مال سے کسی کا صدقہ قبول نہیں فرماتے، بلکہ وہاں صرف پاکیزہ مال سے کیا ہوا صدقہ وخیرات قبول ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر: ۴۱…بکری کے علاوہ دوسرے کسی جانور میں تمام شرکاء اپنا اپنا حصہ تقسیم کئے بغیر فقراء کو دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔   
٭…البتہ اگر نذر کی قربانی ہو یا مرحوم کی وصیت کے تحت قربانی کررہے ہیں تو پھر تقسیم سے پہلے کسی فقیر کو دینا درست نہیں۔  
مسئلہ نمبر: ۴۲… کسی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مال سے قربانی کی جائے تو اس قربانی کا سارا گوشت خیرات کرنا ضروری ہے، خود کچھ بھی نہ کھائے۔  
اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کے لیے پیش خیمہ ہو اور ہم اس ظاہری ومادی قربانی کی طرح اللہ کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لیے بھی ہمیشہ تیار رہیں۔ واللّٰہ الموفق والمعین وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ أجمعین

 سلسلہ یادِ شہداء

آہ! مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ (شہادت 30 مئی 2004)

تحریر: مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

خوش در خشید ولے شعلہ مستعجل بود

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

آج سے تقریباً پچیس سال پہلے کی بات ہوگی کہ ہمارے دار العلوم کے ایک ہونہار نوجوان استاد مولانا اقبال صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ جو نوخیز علماء صاحب صلاحیت ہوتے ہیں، ہمارے ماحول میں ان کی قدر افزائی کا مطلوب اہتمام نہیں ہوتا، جس کے نتیجہ میں ان کی صلاحیتوں سے امت کو اتنا فائدہ نہیں پہنچتا جتنا پہنچنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ذکر کیا کہ جامعہ فاروقیہ سے ایک باصلاحیت عالم فارغ التحصیل ہوئے ہیں، اُن کا نام ”نظام الدین“ ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مضبوط علمی استعداد کے ساتھ جذبہ خدمت دین سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا ہے، وہ آپ سے کسی وقت ملنا بھی چاہتے تھے، میں نے عرض کیا کہ قحط الرجال کے اس دور میں ایسے حضرات تو گراں قدر نعمت ہیں مجھے ان سے مل کر بہت خوشی ہوگی۔

چناں چہ ایک دن بعد ظہر میں دارالعلوم کے کتب خانہ کی قدیم عمارت میں”تکملة فتح الملہم“ کی تالیف کا کام کررہا تھا کہ مولانا اقبال صاحب اس نوجوان کو میرے پاس لے آئے، جنہیں آج ہم ”مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ“ کے نام سے جانتے ہیں، ان دنوں دارالعلوم کے کتب خانہ کی عمارت بڑی بوسیدہ اور خستہ حال تھی، الماریاں بھی انمل بے جوڑ قسم کی تھیں اور انہی الماریوں کے بیچ میں ایک چھوٹی سی دری بچھا کر میں نے اپنے بیٹھنے کی جگہ بنا رکھی تھی، جس کے دونوں طرف تپائیوں کے ڈھیر رکھے ہوئے تھے، لہٰذا اس جگہ کسی مہمان کے خاطر خواہ اکرام کی گنجائش نہ تھی، مولانا نظام الدین صاحب مسکراتے چہرے کے ساتھ تشریف لائے اور میری خستہ حال نشست میں میرے ساتھ بے تکلفی سے بیٹھ گئے، مجھے ان سے ملاقات کر کے نہ صرف خوشی ہوئی بلکہ ان کے انداز و ادا میں ایک درخشاں مستقبل جھلکتا نظر آیا، ان کی گفتگو تمام تر علمی مسائل سے متعلق رہی۔ انہوں نے ذکر کیا کہ وہ کوئی علمی اور تحقیقی کام کرنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے مشورہ بھی کیا اور اپنی بساط کے مطابق میں نے انہیں کچھ مشورے بھی دیئے، یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔

بعد میں مولانا جامعہ فاروقیہ میں استاد، مفتی اور مصنف کی حیثیت سے سال ہا سال خدمت انجام دیتے رہے، غالباً ان کی سب سے پہلی کتاب مہدی منتظر کے بارے میں تھی، جس میں انہوں نے ان تمام احادیث کی تحقیق کی تھی جن میں امام مہدی کی تشریف آوری کی خبر دی گئی ہے، اس موضوع پر اب تک جتنی کتابیں یا مقالے میری نظر سے گذرے ہیں، ان کی یہ تالیف ان سب کے مقابلہ میں کہیں زیادہ محققانہ اور مفصل تھی اور میں نے اس سے بڑا استفادہ کیا بعد میں اس کے علاوہ بھی ان کے علمی کارنامے سامنے آتے رہے، اور ان کی بنا پر اپنے عہد کے قحط الرجال کے احساس میں کمی واقع ہوتی رہی۔

جامعہ فاروقیہ کے بعد مولانا جامعة العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون منتقل ہوگئے اور وہاں شیخ الحدیث اور صدر مفتی کے طور پر انہوں نے خدمات انجام دینی شروع کیں، اس دور میں خاص طور پر اجتماعی معاملات میں ان کی بے شمار خدمات سامنے آئیں اور ان کی معاملہ فہمی کی صلاحیت آشکار ہوئی، بنوں کے مولانا نصیب علی شاہ صاحب نے بنوں میں پہلی بار بڑے پیمانے پر ایک فقہی مذاکرہ ترتیب دیا، اس موقع پر میں نے پہلی بار ان کی مکمل تقریر سنی جو میرے سابق اندازوں سے کہیں زیادہ فصیح و بلیغ سلجھی ہوئی، پر مغز اور فکر انگیز تقریر تھی۔

اللہ نے اُن سے ملک و ملت کی خدمت کے بہت سے کام لیے، وہ ایک طرف حق گوئی اور حمایت دین کے معاملہ میں کسی مداہنت کے روادار نہ تھے اور دوسری طرف ملک و ملت کے مجموعی مصالح پر بھی ہوش مندانہ نظر رکھنے کے قائل تھے، اُن کی قابلیت اور خدمات نے بہت جلد اُنہیں عوام و خواص میں ہر دل عزیزی عطا کی اور بہت سے نازک اور کڑے مواقع پر حکومت اور بھپرے ہوئے عوام کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا، بالخصوص شاہراہِ ریشم کی بندش مفتی نظام الدین صاحب ہی کی ثالثی کی بنا پر کھل سکی۔

دارالعلوم میں مختلف فقہی مسائل کی تحقیق کے لیے مفتیانِ کرام کا جو اِجتماع منعقد ہوتا، مفتی نظام الدین صاحب اس کے رُکن رکین ہوتے، آخری بار ڈیجیٹل تصاویر کے موضوع پر جو اجتماع ہوا انہوں نے اس میں بڑے اہتمام کے ساتھ شرکت کی، مجلس کو کسی حتمی نتیجہ تک پہنچنے کے لیے ابھی ایک اور اجتماع کی ضرورت تھی، جس کے لیے ایک ذیلی مجلس بھی تشکیل دے دی گئی تھی، لیکن ابھی یہ اجتماع منعقد نہیں ہوپایا تھا کہ دہشت گردی کے عفریت نے اس قیمتی اور ہر دل عزیز شخصیت کو بھی ہم سے چھین لیا۔

میں صبح کے وقت صحیح بخاری کے درس میں مصروف تھا کہ استقبالیہ سے ایک پرچہ موصول ہوا کہ مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے، پرچہ دیکھتے ہی دل پر بجلی سی گری، ہسپتال لے جانے کی اطلاع سے کچھ اُمید بندھی تھی کہ شاید یہ حملہ پوری طرح کارگر نہ ہوا ہو، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد یہ آس ٹوٹ گئی، معلوم ہوا کہ وہ شہادت سے سرخ رو ہو کر اپنے مالک کی بارگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔

میں جامعة العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاون پہنچا تو وہاں ایک خلقت جمع تھی، اُن کے آخری دیدار کا موقع ملا، ظالموں نے اُن پر بے دریغ گولیاں برسائی تھیں، لیکن ان کے چہرے پر چھایا ہوا قابل رشک سکون زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ: فزت ورب الکعبة

مفتی نظام الدین صاحب شامزئی شہیدؒ ان پرستاروں کی طرح تھے جن کی عمر اگر چہ کم ہوتی ہے لیکن ان کی روشنی سے پورا ماحول نہال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاماتِ قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے اور حق کے جس مشن کی خاطر انہوں نے اپنی جان دی، اسے ہمیشہ سرفراز اور سر بلند رکھے۔ آمین ثم آمین!

(ماہ نامہ البلاغ، کراچی)

سلام ہو مجاہدینِ پاکستان پر  
عادل احمد کشمیری  
  
کچھ سال قبل دوران تعلیم ”تحریک طالبان“ کا نام سماعت سے ٹکرایا۔ بغیر کسی تحقیق کے احقر کے دل میں اس لفظ سے ہی محبت ہوگئی۔ لفظ ”مجاہدین“ سے تو بچپن سے ہی محبت تھی جب جہاد کا مطلب تک معلوم نا تھا۔ شوق تو تب سے ہی تھا، محبت و عشق تو تب سے ہی تھا جب راہِ جہاد کی مشکلات سے واقفیت نا تھی۔ خیر وقت گزرتا رہا اور دل میں جذبۂ جہاد بڑھتا رہا۔ ساتھ ساتھ مجاہدین کے لیے عقیدت و احترام و جنوں کی حد تک محبت بھی بڑھ گئی۔  
  
مختلف خطوں کے مجاہدین کے حالات و واقعات کا علم تھا، مگر جہادِ پاکستان میں مشغول دیوانوں کے حالات کا تفصیلی علم نا تھا۔ ذہن میں یہی تھا کہ باقی محاذوں کی طرح کی یہاں بھی وہی صورتحال ہوگی مگر یہ خواب و خیال اس وقت چکنا چور ہوگیا جب خود اس میدان میں قدم رکھا۔ اس میدان کے شہسواروں کو قریب سے دیکھا، اُن کے حالات کو سمجھا اور جانچا تو دل بے اختیار تمام مجاہدین پاکستان کو سلام پیش کرنے لگا اور عقیدت کے پھول نچھاور کرنے لگا۔  
اور کیوں نا کرتا...  
یہی وہ وقت کے ابطال ہیں جو دنیا کا مشکل ترین محاذ سنبھالے ہوئے ہیں...  
یہی وہ غیرت مند لوگ ہیں جو دنیا کی غلیظ ترین فوج کے خلاف بر سر پیکار ہیں...  
یہی وہ دیوانے ہیں جو ایک طرف اپنوں کی جفاؤں کو برداشت کرتے ہیں تو دوسری طرف ڈٹ کر دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں...  
یہی وہ عشاقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو اپنوں کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں اور دشمن کے لیے سخت مزاج کے حامل ہیں، گویا ”اشدآء علی الکفار رحماء بینھم“ کا نمونہ ہیں...  
یہی وہ مومن ہیں جو رب تعالیٰ سے شدید محبت رکھتے ہیں...  
پھر یہی محبت ان کو طویل ترین سفر میں رکاوٹ پیش نہیں آنے دیتی...  
اس محبت کے جام کو وہ کھانے پینے کے لیے استعمال کرتے ہیں... اور لذیذ کھانوں سے کئی دن تک دور رہنے کے باوجود ان کے چہرے و جسم و دل تر وتازہ ہوتے ہیں۔  
کئی دن بھوکے، پیاسے ،زخمی اور آبلا پا چلتے رہتے ہیں...  
یہ اسلام کی عملی تصویر ہیں...  
یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزاج کے حامل سپاہی ہیں...  
یہ حنین و تبوک کی یاد تازہ کرنے والے ہیں۔  
ہاں... میں ایسے دیوانوں کو سلام کیوں نا کروں؟  
کیوں عقیدت کے پھول نچھاور نا کروں؟  
کیوں اِن ہاتھوں کے بوسے نا لوں، جو دشمنان دین وطن پر آگ برساتے ہیں؟   
جو مظلوموں کا سہارا بنتے ہیں...  
کیوں ان کے قدموں میں سر نا رکھوں، جو راہ جہاد میں گرد آلود ہوتے ہیں؟!  
  
ان غیرت مند مجاہدین نے مادہ پرستی کے اس دور میں پہاڑوں و صحراؤں اور جنگلات کو اپنا مسکن بنایا، اپنوں کی مخالفت کے باوجود حق کا علم تھاما، جفاؤں کے باوجود مقصد سے نہیں ہٹے، بدنامیوں کے باوجود اپنے کام پر توجہ دی، ریاکاری کی بجائے اخلاص کا دامن پکڑا اور اپنے دشمن سے صلح کی بجائے اُس سے اُسی کے لہجہ میں بات کرنے کو پسند کیا۔ تبھی تو دشمن بھی جھکنے پر مجبور ہوا۔   
  
وہ ملعون جو کل تک مظلوموں پر ظلم کرتے تھے آج ان کو اپنی جان کے لالے پڑے ہیں، وہ بے غیرت لوگ جو گھروں کی عزت کو پامال کرتے تھے آج اپنے گھر بچانے میں لگے ہوئے ہیں؟ وہ دشمن اسلام جو کل تک مساجد کو شہید کرتے تھے آج اپنے قلعوں و کیمپوں کو بچانے کی فکر میں ہیں؟ وہ فوج جو کل تک قیدیوں کو پکڑ کر بیچتی تھی آج خود محاصرہ میں ہے، بے گناہ لوگوں کو اغوا کرنے والے آج خود اغوا ہو رہے ہیں، زندانوں میں انسانیت سوز مظالم کرنے والوں کے جسم کے ٹکڑے روزانہ کسی بارود سے بکھر جاتے ہیں۔یہ سب کچھ کرنے والے، یہ سب کچھ بدلنے تحریک کے مجاہدین ہی تو ہیں۔  
  
یہ پاکستانی دیوانے ہی تو ہیں جو اپنے وطن میں اسلام کو دیکھنا پسند کرتے ہیں ۔یہ عدل وانصاف کے شیدائی اور حق کے متلاشی ہیں۔پھر میں کیوں نا ان کو سلام پیش کروں؟ کیوں نا ان کی عظمت کو تسلیم کروں؟  
کیوں نا ان کی افضلیت کے آگے سر خم کروں؟   
ہاں... جن کو رب تعالیٰ نے اونچا درجہ دیا ہے، جن کی افضلیت کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے، جن کا مرتبہ احادیث میں بیان کیا گیا ہے، جن کا راستہ روکنے والی کوئی چیز نہیں ہے، صحراء و جنگلات اور پہاڑ بھی جن کے لیے مسخر ہیں اور ہاں ہاں... جن کی عظمت و بلندی کی وجہ سے ملائکہ بھی جن کو سلام کرتے ہیں میں ان کو سلام پیش کیوں نا کروں ؟  
سلام ہو مجاہدینِ پاکستان پر!  
سلام ہو امراء جہادِ پاکستان پر!  
سلام ہو مجاہدینِ اسلام پر!

آئینِ پاکستان، اسلامییاغیر اسلامی؟قسط(۱۲)  
شیخ عبدالرحمن حماد  
قارئینِ کرام! آئینِ پاکستان کی اُن دفعات پر بھی بحث ہوگی جو صراحتاً  غیر اسلامی ہیں، مگر جس طرح گزشتہ اقساط میں بتایا تھا کہ آئین میں بعض  دفعات ایسی ہیں جو صراحتاً تو اسلام کے ساتھ متصادم نہیں مگر غور کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلام مخالف دفعات ہیں، جس کی کئی مثالیں گزشتہ اقساط میں «مشت نمونہ خروار» کے طور پر پیش کیں۔   
  
اسی طرح آئین پاکستان کی بعض دفعات غیر اسلامی امور کی انجام دہی کے لیے قانونی سہارا فراہم کرتی ہیں، مثلاً عدلیہ سے متعلق  ۱۷۵ تا ۲۱۲  تک ۳۸  دفعات ہیں، یہ دفعات بظاہر عدالتوں کے انتظامی امور (مثلاً: عدالتوں کا قیام، اختیارِ سماعت، ججوں کی تقرری، ججوں کی فارغ الخدمت عمر کی تعیین، ججوں کی وقتی طور پر بغرضِ خاص تقرری، عدالتوں کے صدر مقام کی تعیین، مقدمات منتقل کرنے کا اختیار، حکم ناموں کا اجراء وتعمیل، ماتحت عدالتوں کے فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی  کرنا، قواعد طریقہ کار، ماتحت عدالتوں کی نگرانی، توہین عدالت، ججوں کا مشاہرہ واستعفی، انتظامی عدالتیں اور ٹربیونل  وغیرہ) سے متعلق ہیں، چونکہ مذکورہ بالا امور میں تقنین انتظامی امور ہونے کی وجہ سے وُلاة الامور کو مفوض ہوتی ہے، اس لیے بادی النظر میں یہ دفعات غیر اسلامی معلوم نہیں ہوتیں، تب ہی تو بعض ناعاقبت اندیش لوگ مذکورہ دفعات کو اسلام کے ساتھ غیر متصادم قرار دے کر آئین کے اسلامی ہونے کا راگ الاپتے نظر آتے ہیں، حالانکہ معاملہ اتنا سادہ نہیں۔   
  
قارئینِ کرام! مذکورہ بالا ۲۹ دفعات نے پاکستان کے غیر اسلامی عدالتی نظام کو قانونی سہارا دے رکھا ہے، پاکستان کا عدالتی نظام لارڈ میکالے کے بنائے نظام کے تابع ہے، پاکستان کی موجودہ عدالتیں لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے قانونی مجموعے (مجموعہ تعزیراتِ ہند) کی تشریحات وتوضیحات کے مطابق فیصلہ دینے کی پابند ہیں۔   
  
قارئینِ کرام!عام طور پر مشہور ہے کہ لارڈ میکالے نے ہندوستان (موجودہ پاک وہند اور بنگال) کو صرف اپنے مغربی نظامِ تعلیم میں جھکڑا ہے، لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم نے آج تک معاشرے کو ایک حافظِ قرآن اور ایک قاری نہیں دے سکا، لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم میں تعلیم حاصل کرکے آج تک کوئی شخص شیخ الحدیث، شیخ القرآن اور فقیہ نہیں بنا، اُلٹا لارڈ میکالے کے اِس نظامِ تعلیم نے زید حامد، جاوید غامدی، ڈاکٹر قبلہ آیاز،  ڈاکٹر خالد مسعود  جیسے دین بیزار مذہبی اسکالرز کو جنم دیا ہے،  جنہوں نے معاشرے کو حقیقی اسلام سے پھیر کر ’’ماڈرن اسلام‘‘ کی راہ پر گامزن کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ مگر نظامِ تعلیم سے زیادہ خطرناک کام جو لارڈ میکالے نے انگریزی استعمار کے لیے سر انجام دیا ہے وہ ہندوستان کے عدالتی نظام کی تشکیل ہے، چنانچہ لارڈ میکالے نے «مجموعہ تعزیراتِ ہند» کے نام سے عدالتی قوانین کا ایک مجموعہ کئی سال شیطانی دماغ استعمال کرکے تیار کیا، جو معمولی تغییرات سے آج بھی’’مجموعہ تعزیراتِ پاکستان‘‘ کے نام سے مسلمانانِ پاکستان کے سروں پر مسلط ہے، اور مملکتِ خداداد میں اِس غیر اسلامی عدالتی نظام کو جس چیز نے سہارا دیا ہے وہ ’’آئینِ پاکستان‘‘ ہے۔  
  
قارئینِ کرام! وطنِ عزیز پر انگریزوں کا بنایا ہوا غیر اسلامی عدالتی سسٹم گزشتہ ۷۷ سال سے مسلط ہے،  جس کی وجہ سے کروڑوں مسلمان اسلامی شریعت کے انصاف سے جبری طور پر محروم رکھا گیا ہے،   کیونکہ اس غیر اسلامی عدالتی سسٹم کو آئینِ پاکستان نے قانونی تحفظ فراہم کر رکھا ہے۔ اس غیر اسلامی عدالتی نظام کے ہوتے ہوئے حدود اللہ کے نفاذ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اسلامی تعزیرات معطل ہیں، جس کی وجہ سے دیانات (نماز، روزہ، حج وغیرہ) کے بارے میں عوام وخواص لاپرواہی کے شکار ہیں، مَنہیات (اللہ تعالی کے منع کردہ امور) کی حیثیت عملی طور پر ختم ہو چکی ہے، جس وجہ سے معاشرہ انتہائی بے راہ روی کا شکار ہے، فحاشی وعریانی زوروں پر ہے، سرکار کی سرپرستی میں غصب وچوری  نے عوام کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ غیر اسلامی نظامِ عدالت کی وجہ سے عوام کیا حکومتی اداروں کے معاملات اسلامی شریعت سے ہٹ چکے ہیں، چنانچہ جوا، سٹہ، سودی کاروبار، بیوعِ باطلہ اور بیوعِ فاسدہ کی بھرمار ہے، ناجائز نفع خوری کی روک تھام کی کوئی سبیل دکھائی نہیں دے رہی ہے، اصحاب الحقوق اپنے حقوق سے محروم ہیں مگر غیر اسلامی نظامِ عدالت کی وجہ سے وہ اپنے حقوق وصول نہیں کر سکتے۔ فالی اللہ المشتکی۔  
بہرحال! ہمارا موضوعِ بحث یہ تھا کہ آئین پاکستان کی بعض دفعات غیر اسلامی امور کی انجام دہی کے لیے قانونی سہارا فراہم کرتی ہیں، اور اس کے لیے آئینِ پاکستان میں عدلیہ سے متعلق   ۳۸  دفعات (دفعہ ۱۷۵ تا دفعہ ۲۱۲  ) کو پیش کیا کہ ان دفعات نے لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے غیر اسلامی نظامِ عدالت کا سہارا دے رکھا ہے، صرف عدلیہ سے متعلق دفعات ہی نہیں کہ جس نے غیر اسلامی امور کی انجام دہی کے لیے قانونی سہارا فراہم کیا ہے، بلکہ اس قسم کی بہت سی دفعات ہیں کہ جن کی وجہ سے غیر اسلامی نظام اسلام پسند عوام کے سروں پر مسلط ہے، مثلاً: انتخابات سے متعلق ۲۱۳ سے  ۲۲۶ تک ۱۴  دفعات  کی کہانی بھی کچھ اسی قسم کی ہے، کہ ان دفعات نے مسلمانوں کو اسلامی نظام (نظامِ خلافت، نظامِ امارت) سے محروم کر رکھا ہے، جس کی وجہ سے وطنِ عزیز میں ہر پانچ سال بعد ایک ڈرامہ رچایا جاتا ہے، جو بہت سی منکرات کے مجموعے کے ساتھ ساتھ ملکی وسائل کے بے جا استعمال اور سیاسی انتشار کا باعث بھی ہے، اور تعجب وحیرانی کی بات تو یہ ہے کہ انتخابات میں بھی بندر بانٹ کا معاملہ چلتا ہے، فوجی اسٹیبلشمنٹ کی طرف سے انتخابات میں چہیتوں کو جتوایا جاتا ہے، اور نتیجتاً غیر پسندیدہ شخصیات اور پارٹیاں  دھرنوں، جلسوں، جلوسوں اور توڑ پوڑ کا سلسلہ  شروع کر دیتی ہیں، جس کی وجہ سے وطنِ عزیز کو ناقابلِ تلافی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں، نوجوان نسل تعلیم گاہوں کی بجائے سڑکوں اور میدانوں میں نظر آتی ہے، مزدور اپنے آلات تعمیری کاموں کی بجائے تخریبی کاموں میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں، صنعت وحرفت مزید ابتری کی شکار ہو جاتی ہے، مریضوں کو رکاوٹوں کی وجہ سے شفاخانہ کی بجائے قبرستان لے جانا پڑتا ہے، ضرورت مند سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہوتے ہیں، خلاصتاً: وطنِ عزیز کے تمام طبقات سنجیدگی ومتانت اور ملکی ترقی کا مزعوم خیال واعتدال پسندی چھوڑ کر  پاکستانی قوم کی عزت کا جنازہ نکالنے کے درپے دکھائی دیتے ہیں۔  
جاری ہے...

امارت اسلامیہ افغانستان كے سركرده رہنماؤں كى سوانحِ حيات پر لكھی گئی پشتو کتاب    
’’د سپین کاروان سرلاري‘‘ کا اردو ترجمہ   
رہنمائے قافلۂ حق    
قسط (۱۱)   
مترجم   
ابو محمد حماد  
  
**جهادی کمانڈر شہید ملا مشر اخند  صاحب رحمہ اللہ کی سوانح حیات**تحریر: قاری سعید صاحب  
  
جب افغانستان میں فساد اور فتنوں کے مقابلے میں علماء کرام کی رہنمائی میں طالبان کی اسلامی تحریک کا قیام عمل میں آیا تو اسلامی تحریک کی مسئولیتوں میں سے ایک اہم مسئولیت مجاہدین کی عسکری رہنمائی اور حالاتِ جنگ میں عسکری قیادت بھی تھی۔  
اسی مسئولیت کی انجام دہی کے لیے اسلامی امارت نے ابتدء ہی سے تجربہ کار، بہادر اور قربانی دینے والے جہادی مشران کا انتخاب کیا، جن میں سے ایک مشہور شخصیت ملا عبد القیوم صاحب بھی تھے، جن کی شہرت ’’ملا مشر ‘‘ کے نام سے تھی۔  
شہید ملا مشر اخند صاحب اُن عظیم لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے امارت اسلامی کی بنیاد اور توسیع میں میں اساسی کردار ادا کیا، ملا مشر صاحب اسلامی تحریک کے جہادی لشکر کے مشر (بڑے) رہے ہیں، انہی کی سربراہی میں  مجاہدین نے بہت سی فتوحات حاصل کیں۔   
موصوف کے جہادی کردار اور خصوصیات پر روشنی ڈالنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کا مختصر تعارف پیش کیا جائے۔  
  
**پیدائش اور ابتدائی حالات:**ملا مشر صاحب کا نام ملا عبد القیوم ہے، موصوف کا تعلق پشتونوں کی مشہور قوم ’’ترین‘‘ کے ساتھ  ہے، موصوف کی پیدائش روزگان ولایت کی گیزاب ولسوالی کے مرکز چونڑئ بازار کے علاقے  میں ۱۹۴۵ ء میں ہوئی۔  
شہید ملا مشر کے والد صاحب کا نام ملا عبد الشکور اور دادا کا نام ملا مؤمن تھا، موصوف کا گھرانہ عرصۂ داز سے علماء وصلحاء کے گھرانے کے نام سے مشہور تھا۔  ملا مشر اخوند کے والد صاحب کے تین بیٹے تھے، بڑے بیٹے کا نام ملا عبد الغنی تھا، جو روس کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے ،  دوسرے بیٹے ملا عبد القیوم (ملا مشر صاحب)  اور تیسرے بیٹے کا نام ملا عبد الرؤف تھا، وہ بھی روس کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے تھے۔  
ملا مشر اخند صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی، بعد میں انہوں نے کندہار کے علاقے ’’بولدک ‘‘ اور بلوچستان کے علاقے ’’پشین‘‘ میں مختلف مدارس میں اپنی تعلیم جاری رکھی، چنانچہ وہ درجہ سادسہ میں تھے کہ افغانستان پر روسی افواج نے حملہ کیا،  اس لیے انہوں نے درس وتدریس کو خیرباد کہہ کر اپنی زندگی جہاد کے لیے وقف کی۔  
  
**ملا مشر کہلانے کی وجہ:**بہت ہی کم لوگ ہوں گے کہ جن کو شہید ملا مشر  کا اصل نام (عبد القیوم) معلوم ہوگا،چونکہ موصوف کو ہر کوئی ابتداءِ جوانی سے شہادت تک  اسی نام ’’ملا مشر کے نام‘‘ سے پہچانتے تھے، گویا یہی نام  ان کا اصل نام تھا۔   
ملا مشر  صاحب طالبعلمی کے زمانہ میں طلبہ کے مابین پہلوانی میں قوت وبہادری کے نام سے کافی شہرت کے حامل تھے،  چنانچہ پہلوانی کے مقابلوں میں کبھی بھی انہیں کسی کے ہاتھوں شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑا،  اسی وجہ سے  اپنے دوستوں کے یہاں ملا مشر کے نام سے شہرت پائی، بعد میں اسی افتخاری لقب نے اصل نام کی جگہ لے لی، اور یوں ’’ملا مشر‘‘ کے نام سے مشہور ہوئے۔  
  
**روسی یلغار  کے خلاف جہاد:**جب افغانستان میں کمیونسٹی نظامِ حکومت قائم تھا (جس کے کچھ عرصہ بعد سویت یونین کی قابض فوج نے حملہ کیا) تو اُس وقت ملا مشر بلوچستان کے علاقے پشین میں ایک دیہاتی مدرسے میں زیرِ تعلیم تھے،  مگر روسی یلغار کے بعد انہوں نے اپنے دیگر بھائیوں کی طرح خود کو جہاد کے لیے وقف کیا۔  
اسی زمانے میں افغانستان کے جنوب میں ایک مشہور جہادی جبہہ زابل ولایت میں آمر موسی کلیم کا جہادی جبہہ تھا،  جس میں بڑی تعداد علماء اور طلباء  کی  تھی، ملا مشر اخند نے بھی سب سے پہلے  جہادی کارروائیاں آمر موسی کلیم کی سربراہی میں زابل ولایت میں  سرانجام دیں۔  
زابل ولایت میں کئی سال جہادی خدمت انجام دینے کے بعد ملا مشر اخند صاحب کندہار ولایت تشریف لے گئے، اور وہاں مولوی عبد الستار صاحب اور حافظ عبد الکریم صاحب  کے جہادی جبہات میں کچھ مدت تک جہادی خدمت سر انجام دیتے رہے، اس کے بعد قومندان رازق کے جبہے میں جہادی خدمات شروع کیں۔ اس جبہے کے مراکز کندہار ولایت کی ولسوالی ارغسان  کے چغنی پہاڑ  میں تھے، ان کی زیادہ تر کارروائیاں کابل کندہار کے شارع عام، کندہار کی پنجوائی، ڈنڈ اور ژڑئ ولسوالیوں میں   ہوتیں، اسی طرح مذکورہ جبہہ کے گو ریلہ گروپس کندہار شہر میں کارروائیاں کرتے۔  
قومندان رازق کا جبہہ اُن دنوں ایک مشہوری جہادی جبہہ تھا، جس میں بڑی تعداد میں طالبان  تھے، ملا مشر اخوند  جیسے امارت اسلامی کے دیگر  مشہور راہنما (جیسے: مرحوم ملا محمد ربانی صاحب، شہید ملا یار محمد صاحب، ملا محمد غوث صاحب، ملا محمد عیسی صاحب اور ملا احمد اللہ صاحب)اسی جبہہ میں جہادی خدمات سر انجام دے رہے تھے۔  
کندہار ولایت کے لیے امارت اسلامی کے جہادی مسئول ملا محمد عیسی اخند صاحب (جو روس کے خلاف جہاد کے وقت زابل اور کندہار  کے دونوں جبہات میں  ملا مشر اخند صاحب کے ساتھ رہے ہیں) کہتے ہیں: شہید ملا مشر اخند زابل اور کندہار کے دونوں  جبہات میں متانت   کے ساتھ اپنی جہادی سرگرمی سر انجام دیتے رہے،  اور کچھ ہی عرصہ میں ایک منجھے، بہادر  اور مخلص مجاہد کی صفت سے جانے پہچانے لگے۔  
ملا مشر اخند نے اپنی اسی قربانی اور عظیم جہادی استعداد کی بدولت اپنے ساتھیوں کے یہاں کافی اثر ورسوخ پیدا  کیا، اور ایک جہادی مشر (رہبر) کی حیثیت سے شہرت پائی، باوجود اس کے کہ ان دنوں جبہے میں عمومی قومندان کوئی اور ہوتا مگر اکثر اوقات میدانِ جنگ میں قیادت ملا مشر صاحب کے پاس ہوتی۔  
روس کے خلاف جہاد کے زمانے میں ملا مشر اخند کئی بار سخت خطرات کا سامنا کرتے ہوئے زخمی ہوئے، ایک بار کندہار کے ایئرپورٹ کے قریب خوشاب کے علاقے میں سویت یونین کے فوجوں کے خلاف آمنے سامنے کی لڑائی میں ان کا چہرہ شدید زخمی ہوا، جس میں اُن کا جبہہ بھی ٹوٹ گیا۔  
کمیونزم کے خلاف جہاد کے آخری سالوں میں ملا مشر اخند صاحب کندہار سے اپنی آبائی ولایت روزگان تشریف لے گئے، اور وہاں انہوں نے مجاہدین کے ایک گروپ کی سربراہی اپنے سر لے لی،  اور اُس وقت تک جہاد کو جاری رکھا جب تک کمیونسٹ رژیم کا سقوط نہ ہوا اور مجاہدین فاتح نہ بنے۔  
  
**امارت اسلامی کی صف میں خدمات:**جب کمیونزم کے خلاف جہاد فتح پر منتج ہوا تو ملا مشر اخند صاحب نے بھی بہت سے حقیقی مجاہدین کی طرح باہمی جنگ وجدال میں اسلحہ  رکھ کر  اپنے آبائی وطن روزگان کے علاقے گیزاب میں اپنی غربت والی زندگی بسر کرنا شروع کی، مگر جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ بے احساس اسلحہ برداروں نے   جہاد کے ارمانوں کے ساتھ کھیلواڑ شروع کر رکھا ہے، اور اقتدار کے حصول کے لیے خانہ جنگی شروع کر رکھی ہے، اور  نتیجتاً افغان اسلامی سرزمین پر کسی کی نہ جان  محفوظ ہے اور نہ مال، اس حالت نے شہید ملا مشر اخند کو دیگر حقیقی مجاہدین کی طرح اس سوچ پر مجبور کیا کہ اس جاری فساد اور ہرج ومرج کے سد باب کے لیے کوئی راہ نکالنا ضروری ہے۔  
موصوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسی فکر میں تھے کہ کندہار میں ملا محمد عمر مجاہد کی سربراہی میں طالبان کی اسلامی تحریک شروع ہوئی، ملا مشر اخند اُن لوگوں میں سے تھے جو ابتدائی مراحل میں طالبان کی اسلامی تحریک میں شامل ہوئے اور کندہار  سمیت افغانستان کے طول وعرض میں تحریک کے نفوذ کے لیے عظیم کردار ادا کیا۔  
طالبان کی اسلامی تحریک  کی تأسیس کے بعد  جب ’’لوی کندہار ‘‘  (کندہار، روزگان، ہلمند) کا خطہ طالبان کے ہاتھ آیا  تو طالبان نے غزنی، کابل اور پکتیا کی جانب پیش قدمی شروع کی، چنانچہ یہی کاروان جو غزنی، وردگ، لوگر، پکتیا، پکتیکا، خوست حتی کہ کابل کے دہلیز تک پہنچا ملا مشر اخند اس میں ایک سربراہ ساتھی کی حیثیت سے شریک رہے۔ ملا  مشر اخند  صاحب ’’میدان شار‘‘ میں طالبان کے دفاعی خط کا مسئول مقرر ہوئے، اور ساتھ میں دار الحکومت کابل میں حملوں کی مسئولیت بھی انہی کے ہاتھ میں تھی۔  
ملا مشر اخند صاحب (جو امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کے قریبی اور اعتمادی ساتھی تھے، اور جہادی امور میں ان پر کافی بھروسہ کرتے تھے) بسا اوقات امیر المؤمنین کی جانب سے اُن علاقوں کی طرف بھیجے جاتے جہاں مجاہدین مشکلات کا سامنا کر رہے ہوتے۔  
سال ۱۹۹۵ء  کے ماہ اگست کے اواخر میں (جب تورن اسماعیل کی طرف سے ہلمند  پر بڑا حملہ ہوا، اور مجاہدین سخت مشکلات میں پڑ گئے) ملا محمد عمر مجاہد نے ملا مشر اخند  (جو اُس وقت میدان شار کے دفاعی خط کے مسئول تھے)  کو کندہار بلا کر گرشک (ہلمند کی مشہور ولسوالی) کی طرف بھیجا۔   
لارام اور بکوا کے جگڑوں میں ملا مشر اخند کے  بشمول طالبان نے تورن اسماعیل کے اسلحہ برداروں اور احمد شاہ مسعود کی طرف سے مدد کے لیے آئے ہوئے لوگوں کو زبردست شکست دی،  چنانچہ شکست خوردہ لوگوں کا تعاقب کرتے ہوئے طالبان نے فراہ اور ہرات ولایتوں کو  بھی فتح کیا۔  
ہرات کی فتح کے بعد ملا مشر اخند واپس کابل کے خطوط پر تشریف لے گئے، اور دار الحکومت کابل پر انہوں نے مغرب، جنوب، جنوب مشرق سے کئی سخت حملے کئے، آخری بار انہوں نے بڑا کامیاب حملہ کیا، قریب تھا کہ کابل فتح ہو جاتا، مگر کابل کے جنوب مشرق میں قلعہ فتح اللہ کے علاقے میں ملا مشر اخند دشمن کی بمباری میں شہادت کے اعلی رتبے کو پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔  
شہید ملا مشر اخند کا جسد خاکی اپنے آبائی وطن روزگان گیزاب کو منتقل کرکے سپردِ خاک کیا گیا۔  
شہادت کے وقت شہید ملا مشر اخند کی عمر ۵۰ سال تھی، اور پسماندگان میں دو بیٹوں  بسم اللہ اور رحمت اللہ  کو چھوڑا، شہادت کے وقت ان کے بڑے بیٹے کی عمر ساڑھے تین سال اور چھوٹے بیٹے کی عمر چھ ماہ تھی۔ ملا مشر اخند صاحب کے بیٹے اب بڑے ہو چکے ہیں، اور اُن کے بڑے بیٹے بسم اللہ اپنے علاقے میں امریکی قابضین کے خلاف مجاہدین کے ایک گروپ کی سربراہی سر انجام دے رہے ہیں۔  
  
**شہید ملا مشر اخند کی خصوصیات:**شہید ملا مشر اخند صاحب قریبی ساتھیوں اور متعلقین کے مشاہدات کی رو سے ایک عالی شخصیت کے حامل انسان تھے۔  چنانچہ ایک جانب اخلاص، تقویٰ، مضبوط عزم اور توکل کے مالک تھے تو دوسری جانب انتہائی فقیرانہ مزاج اور بے تکلفانہ شخصیت کے حامل تھے۔  
موصوف کے ساتھی بتاتے ہیں کہ ملا مشر اخند سنجیدگی کے ساتھ ساتھ دائمی طور پر خوش طبع بھی تھے، چنانچہ سخت جنگی حالات میں بھی کبھی نہ کبھی ساتھیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے خوش طبعی فرماتے۔  
ملا محمد عیسی اخند صاحب کہتے ہیں کہ سویت یونین کے خلاف جہاد کے وقت زابل ولایت کے تازی علاقے میں ایک سخت جگڑے کے دوران میں نے ملا مشر اخند کی بہادری اور متانت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا،  بقول اُن کے: اُس وقت روسی فوج کے ساتھ سخت جنگ جاری تھی ، گولیاں بارش  کی طرح برس رہی تھیں، مگر ملا مشر صاحب وہ اکیلے شخص تھے جو بلا خوف وخطر آگے بڑھ رہے تھے، اور روسی فوجیوں پر پے درپے حملے کر رہے تھے۔  
ملا محمد عیسی اخند کہتے ہیں: شروع میں مجاہدین پرانے اسلحوں کو جہاد میں استعمال کر تے تھے، مگر جب کندہار میں جبہے کو پہلی بار ایک کلاشنکوف  ہاتھ آئی، تو جبہے کے سربراہ نے تمام مجاہدین کو چھوڑ کر اسے ملا مشر اخند کے حوالہ کیا، کیونکہ ان کا سب سے زیادہ اعتماد  ملا مشر صاحب پر تھا، اس لیے انہی کو اس کا مستحق  سمجھا۔  
ملا محمد عیسی اخند صاحب کہتے ہیں: ملا مشر اخند کی بہادری کا ایک اور واقعہ کندہار شہر میں ایک گوریلہ کارروائی کرتے ہوئے دیکھا گیا ، ایک بار کندہار شہر شکارپور دروازے کے علاقے میں روسیوں کا ایک ٹینک سامنے آیا، چنانچہ ملا مشر صاحب نے اس پر براہِ راست حملہ کیا، روسی فوجی کو ہلاک کرکے اس کا روسی ساختہ اسلحہ  بھی حاصل کیا اور ٹینک کو آگ بھی لگا دی۔  
جس طرح روس کے خلاف جہاد کے دوران ملا مشر اخند کی بہادری، متانت اور بلند حوصلہ کا بار بار مشاہدہ ہوا اسی طرح طالبان کی اسلامی تحریک کے وقت بھی ملا مشر اخند اپنی بہادری، متانت اور بلند حوصلے کی وجہ سے جہادی صف میں سب سے سخت جگہ کی طرف آگے بڑھتے، جس کی وجہ سے وہ کئی بار زخمی ہوئے،  اور بالآخر ایسے حال میں شہادت کا اعلی مقام حاصل کیا جب وہ اپنے ساتھیوں کی خلاصی کے لیے مگن تھے۔  
  
**ملا مشر اخند کی شہادت:**طالبان نے ۱۳۷۴ ھ میں دار الحکومت کابل کی فتح کے لیے بڑی کارروائی شروع کی، یہ کارروائی بیک وقت تین جانب (مغرب، جنوب اور جنوب مشرق کی طرف) سے شروع کی گئی ۔ طالبان نے جنوب مشرق کی طرف سے کافی پیش قدمی کی، چنانچہ مجاہدین کی اسی استقامت  کی بدولت چکڑی، بندغازی سمیت کئی علاقے فتح ہوئے، حتی کہ مجاہدین کابل کے مشرق میں واقع ’’پل چرخی‘‘ جیل تک پہنچے، اسی لڑائی میں ملا مشر اخند بذاتِ خود جنگ کی صفِ اول میں موجود رہے،  لیکن مجاہدین کی یہ کارروائی اُس وقت ناتمام ثابت ہوئی (اور فتح ہمرکاب نہ ہوئی) جب قلعہ فتح اللہ کے علاقے میں کارروائی کے عمومی قومندان ملا مشر اخند صاحب شہادت کے اعلی مقام کو پا گئے۔   
عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ کابل کے جنوب مشرقی علاقے ’’قلعہ فتح اللہ‘‘میں دشمن کی بمباری میں بعض مجاہدین مکانات کے ملبے تلے دب گئے، ملا مشر اخند صاحب (جو اس کارروائی میں عمومی کمانڈر تھے)  دیگر مجاہدین کے ساتھ اس کوشش میں تھے کہ ملبے تلے دبے مجاہدین کو نکالیں، مگر احمد شاہ مسعود کے طیاروں نے ایک بار پھر بمباری کی، جس میں ملا  مشر صاحب اپنے دیگر ساتھیوں سمیت شہید ہوئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔  
رحمہ اللہ تعالی رحمةً واسعةً

یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ     
قسط (۶)    
مفتی غفران صاحب  
  
یہود کے دوسرے قبیلہ بنونضیرکی غداری اور جلاوطنی:  
یہود مدینہ کا  دوسراقبیلہ بنی نضیر ہے ۔ یہود کا یہ قبیلہ مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر آباد تھا ۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ تشریف لائے ، تو منجملہ اور یہود کے ان سے بھی معاہدہ صلح کا ہوگیا تھا  جیساکہ فتح الباری کے حوالہ سے اوپرذکرکیاگیاہے ۔  
  
بنونظیرکی کچھ  غداریاں:  
پہلی غداری:  
غزوہ احد کے بعدبنی نضیر کا ایک شخص کعب ابن اشرف چالیس یہودیوں کو لے کر[مکہ] پہنچا اور قریش سے ملا ،فریقین نے باہم مل کر ایک معاہدہ کیا کہ سب (قریش اور بنی نضیر) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مخالفت پر متحد رہیں گے۔ ابو سفیان چالیس قریشیوں کو اور کعب بن اشرف چالیس یہودیوں کو لے کر کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور ایک معاہدہ کعبہ کے پردوں کے اندر آپس میں کر لیا۔ توثیق معاہدہ کے بعد جب کعب اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ واپس آ گیا اور حضرت جبرئیل ( علیہ السلام) نے فوراً رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس معاہدہ کی اطلاع دی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم دے دیا اور حضرت محمد (رض) بن مسلمہ نے جا کر کعب کو قتل کر دیا۔   
[کعب کو قتل کرنے کی تفصیل  سیرت کی کتب میں بالتفصیل موجود ہے ] ۔  
  
دوسری غداری:  
بنی نضیر نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ پیام بھیجا کہ (ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کلام سننا اور سمجھنا چاہتے ہیں ، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے تیس ساتھیوں کے ساتھ اور ہم اپنے تیس عالموں کے ساتھ نکل کر  درمیانی مقام پر سب جمع ہو جائیں ‘ اگر وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تصدیق کردیں گے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آئیں گے تو ہم سب ایمان لے آئیں گے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دوسرے روز تیس صحابہ کو ساتھ لے کر نکل کھڑے ہوئے۔ یہود نے دیکھاکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ) کے  تیس جانثاروں کے ہوتے ہوئے کامیاب نہیں ہوسکتے توانہوں نے تین تین افراد کی پیش کش کی ، چنانچہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین صحابہ (رض) کے ساتھ برآمد ہوئے اور ادھر سے تین یہودی بھی آ گئے جن کے پاس خنجر تھے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اچانک شہید کر دینے کا ارادہ تھا لیکن بنی نضیر کی ہی ایک عورت جس کا بھائی مسلمان ہو گیا تھا اور انصاری تھا اس نے بطور خیر خواہی اپنے بھائی کو  بنی نضیر کے ارادہ کی اطلاع دے دی۔ اس کا بھائی فوراً دوڑا اور قبل اس کے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہودیوں تک پہنچتے ‘ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مخفی طور پر اطلاع دے دی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فوراً مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔   
  
تیسری غداری:  
بنی نضیر نے ایک بدعہدی یہ کی تھی کہ بئر معونہ سے واپسی میں عمرو بن امیہ ضمری نے [غلطی سے ]دو آدمیوں کو قتل کردیا تھا (حسب معاہدہ) اداء دیت میں کچھ (مالی) مدد لینے کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی نضیر کے پاس پہنچے  تو یہودیوں نے بالائے قلعہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اوپر پتھر  گرانے کا ارادہ کیا۔ اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا اور اس کی اطلاع آپ کو دے دی،  جب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ کو واپس آ گئے تو کنانہ بن صوریا نے یہودیوں کو انکے غدر ۔۔۔۔کے متعلق خبردارکرتے ہوئے کہاکہ میں دیکھ رہا ہوں تم یہاں سے کوچ کر رہے ہو ‘ تمہارے بچے ضائع ہو رہے ہیں ‘ تم اپنے گھروں کو چھوڑ رہے ہو اور اپنے مالوں کو خیر باد کہہ رہے ہو۔ میرا کہا مانو ‘ دو باتوں[اسلام یاجلاوطنی ] میں سے ایک کو اختیار کرلو ‘ کسی تیسری بات میں کوئی بھلائی نہیں ہے ، مگریہود نے ایک نہ مانی۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ میں تشریف لائے تو محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کویہ پیغام پہنچادو کہ دس دن کے اندرتم لوگ میرے شہر سے نکل جاؤ۔ حسب الحکم محمد بن مسلمہ بنی نضیر کے پاس گئے اور انکے غداری سے انکوخبردارکرکے پیغام سنادیا کہ اس کے بعد (یہاں) تم میں سے جو کوئی نظر نہ آئے ورنہ اس کی گردن مار دوں گا۔ یہ فرمان سننے کے بعد یہودی تیاری میں لگے اور سواریاں بھی (جنگل سے) منگوائیں۔   
  
عبداللہ ابن اُبی ابن سلول  کی داد رسی  کاپرفریب وعدہ:  
یہ لوگ جلا وطن ہونے کی تیاری میں مشغول ہی تھے کہ عبداللہ ابن ابی کے دو قاصد سوید اور اعمش ان سے آ کر ملے اور کہا : عبداللہ بن ابی نے کہا ہے کہ تم لوگ اپنے گھر اور سامان چھوڑ کر ہرگز مدینہ سے نہ جانا بلکہ اپنے قلعوں میں رہنا ‘ میرے پاس میری قوم کے اور عرب کے دو ہزار آدمی ہیں۔ ہم سب (تمہاری حفاظت کے لیے) تمہارے قلعوں کے اندر آ جائیں گے اور اس سے پہلے کہ مسلمان تم تک پہنچیں۔ ہم سب تم سے پہلے مر جائیں گے اور بنی قریظہ بھی حاضرہونگے ، بنی غطفان میں جو تمہارے حلیف ہیں وہ بھی تمہاری مدد کریں گے ‘ اس کے بعد ابن ابی نے کعب بن اسد قرظی کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے درخواست کی مگراس نے انکارکیا، پھر حیی بن اخطب قرظی کے پاس آدمی بھیجا اور امداد طلب کی۔ حیی نے شروع میں تو انکار کیا لیکن ابن ابی اس کے پاس پیام بھیجتا رہا ‘ آخر کار حیی بن اخطب کو ابن ابی کی بات سے کچھ امید ہو گئی تھی۔ حیی نے  اپنے بھائی جدی بن اخطب کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ ہم اپنے گھر بار سے نہیں ہٹیں گے ‘ تم جو کرنے والے ہو کرو۔ حیی نے اپنے بھائی جدی کو ابن ابی کے پاس بھی اس بات کی اطلاع دینے کے لیے بھیج دیا کہ ہم نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (فسخ معاہدہ کی) خبر بھیج دی ہے ‘ اب تم نے بنی نضیر سے جو وعدہ کیا تھا اس کے موافق عمل کرو۔   
  
بنونظیرپرچڑھائی اور انکی جلاوطنی:  
غرض رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جب جدی کی زبانی حیی کا پیغام سنا تو اللہ اکبر کہا اور مسلمانوں نے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تکبیر کہی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا : اب میں یہودیوں سے مقابلہ کروں گا،،، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ندا کر دی تھی کہ بنی نضیر کی آبادیوں کی طرف مسلمان روانہ ہو جائیں، جدی بن اخطب حی کے پاس پہنچا ‘ حیی نے پوچھا : کیا خبر ہے؟ جدی  نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم ) کے عزم سے حی کوخبردارکیا، جدی  ابن ابی کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی خبر ہی نہ تھی ۔ غرض رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی نضیر کی طرف روانہ ہو گئے ۔ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور صحابہ  نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو بنی نضیر قلعوں کی دیواروں پر چڑھ گئے اور وہاں سے پتھر اور تیر برسانے لگے۔ بنی قریظہ الگ رہے ‘ انہوں نے بنی نضیر کی مدد نہیں کی۔ محاصرہ کے دوران  حیی ابن اخطب نے پیام بھیجا کہ جو کچھ آپ چاہتے ہیں ‘ ہم دینے کو تیار ہیں ‘ ہم آپ کی بستیوں سے نکل جائیں گے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا : میں آج اس کو منظور نہیں کرتا ‘ البتہ جتنا سامان ‘ زرہ اور اسلحہ کے علاوہ تم [تین گھرانے ایک ]اونٹ پر لاد سکتے ہو ‘ لے جاؤ اور اپنے گھروں سے نکل جاؤ۔ سلام بن مشکم نے کہا : کم بخت اس بات کو قبول کر لے ‘ قبل اس کے کہ اس سے بھی بری بات تجھے قبول کرنی پڑے۔ حیی نے کہا : اس سے زیادہ بری بات اور کیا ہوگی؟ سلام نے کہا ؛بچے باندی غلام بنا لیے جائیں گے اور مال کے ساتھ جانیں بھی جائیں گی۔ اس سے تو آسان ہے کہ مال ہی چلا جائے۔ حیی نے ایک یا دو رو ز اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت عائشہ (رض) کی روایت میں پچیس روز تک محاصرہ رکھنے کا ذکر آیا ہے۔دوران محاصرہ جو مکان یہودیوں کے متصل اور قریب تھا وہ خود ان کو ڈھا رہے تھے اور جو مکان مسلمانوں کے قریب تھے مسلمان ان کو گرا رہے تھے اور آگ لگا رہے تھے۔ آخر صلح ہو گئی ‘ یہودی نیچے اتر آئے اور اسلحہ کو چھوڑ کر باقی سامان اونٹوں پر لادنے لگے۔۔۔بنی نضیر نے عورتوں اور بچوں کو اونٹوں پر سوار کیا اور جو سامان لاد سکتے تھے ‘ وہ لاد لیا ‘ یہاں تک کہ گھر کو ڈھا کر دروازوں کی چوکھٹیں بھی اکھاڑ لیں ‘ باقی مال و اسباب اور اسلحہ پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قبضہ کر لیا۔ پچاس زرہیں ‘ پچاس خو د اور ٣٤ تلواریں دستیاب ہوئیں۔  بنی نضیر اس طرح (خانہ بدوش ہو کر) مدینہ سے شام کی طرف یعنی اذرعات اور اریحا کو چلے گئے۔ صرف دو خاندان ایک آل حقیق اور دوسرا حیی بن اخطب کا قبیلہ (بجائے شام کے) خیبر کو چلے گئے ‘ ان میں کا ایک گروہ حیرہ کو چلا گیا ،یہی مراد ہے آیت : ھُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِھِمْ کی۔  
   
یہودکی ضداورہٹ دھرمی دیکھ کردویہودی حلقہ بگوش اسلام ہوگئے:  
 یامین بن عمیر اور ابو سعید بن رہب نے جب یہ کیفیت دیکھی تو ایک دوسرے سے کہا : خدا کی قسم! تم یقینی طور پر جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔ پھر مسلمان ہونے میں تامل کیا ہے ‘ ہم مسلمان ہو جائیں۔ ہماری جانیں بھی محفوظ ہو جائیں گی اور مال بھی۔ یہ گفتگو کرنے کے بعد رات کو یہ دونوں نیچے اتر آئے اور مسلمان ہو گئے اور ان کا جان و مال محفوظ ہو گیا۔   
  
نصرت الہی کاعجیب نمونہ:  
 ما ظننتم ان یخرجوا و ظنوا انھم ما نعتھم حصونھم من اللہ ؛  
 اے مسلمانو! تمہارا تو یہ گمان بھی نہ تھا کہ بنی نضیر نکل جائیں گے کیونکہ ان کے پاس مضبوط طاقت تھی اور وہ محفوظ تھے اور ان کو اعتماد تھا کہ ان کے قلعے اللہ کے عذاب سے ان کی حفاظت کریں گے کیونکہ قلعے بہت مضبوط اور محفوظ تھے۔فَاَتٰھُمُ اﷲُ : یعنی اللہ کا حکم اور عذاب ان پر آ گیا اور وہ جلاوطنی پر مجبور ہو گئے۔وقذف فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ : یعنی اللہ نے ان کے دلوں میں [رعب]  خوف اورہیبت بھر دیا۔   
یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ : وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے برباد کرتے تھے۔    
فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ: پس اے عقل و بصیرت والو! ان یہودیوں کے حال کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور ان کی طرح کفر اور معصیت میں مبتلا نہ ہو : تاکہ جو مصیبت ان پر پڑی ‘ ویسی مصیبت تم پر نہ آ جائے۔   
 (یہ تمام تفصیل تفسیرمظہری سے معمولی تغیرکیساتھ نقل کیاگیاہے)

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین سال 2024ء کے مئی کے مہینے میں کل 98حملے کیے، جس میں عسکری و خفیہ اداروں کے 214 اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ـ  
کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1/5/2024  
ولایت جنوبی پنجاب، ضلع تحصیل ڈیرہ غازی خان کے علاقے تونسہ شریف کے جھنگی چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے شیر صفت مجاہدین نے لیزر گن سمیت  ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں دس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے.   
  
1/5/2024  
ولایت پشاور، پشاور سٹی کے علاقے فقیر اباد تھانے پر مجاہدین  نے  لیزر گن اور ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
1/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے بوٹان شریف میں فوجی پوسٹ بنانے والے اہلکاروں پر اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا ـ  
  
1/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے تیراہ راجگال میں فوج نے مجاہدین پر گھات حملے کی ناکام کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کاراوئی کرتے ہوئے کئی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے ـ  
  
1/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، جو مجاہدین کی بروقت کاروائی کی وجہ سے چھاپہ ناکام ہوا ـ  
جنگی جرائم کے تسلسل میں فوج نے اس چھاپے میں عوام کے دو گھروں کو بھی مسمار کیا ـ  
  
1/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کے علاقے زرمیلنہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں پانچ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے ـ فوج کی ایک گاڑی اور ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنے ـ  
  
2/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ وچ خوڑ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے ـ  
  
2/5/2024  
ولایت جنوبی پنجاب، لاہور میں تھانہ ٹبی کے قریب مجاہدین کی ٹارگٹڈ کاروائی میں پولیس اہلکار غلام رسول ہلاک ہوگیا ـ  
  
2/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے بابری نارئی میں مجاہدین نے شریعت دشمن فوج پر گھات حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ـ  
  
2/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیوہ کے علاقے ملکشی میں مجاہدین کے سامنے تین پولیس اہلکار سرنڈر ہوئے جن سے مجاہدین نے تین کلاشنکوف اور ایک موبائل فون حاصل کیا ـ  
  
2/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پینگ میں مجاہدین نے ایف سی کانوائی پر گھات لگاکر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں پانچ اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے ـ  
  
2/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے کجھوری قلعے پر مجاہدین نے گرینیڈ کوپ کے گولے داغے جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے ـ  
  
2/5/2024  
ولایت شمالی پنجاب، راولپنڈی شہر میں فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بروقت جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک اہلکار کو ہلاک جبکہ تین کو زخمی کردیا ـ اور چھاپے کو ناکام بناتے ہوئے اپنے محفوظ ٹھکانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ـ  
گھمسان کی جنگ میں ایک مجاہد ساتھی بھی شہید ہوگیا ـ  
  
2/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے بوٹان شریف میں فوجی پوسٹ بنانے والے اہلکاروں پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا ـ  
  
2/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے بوٹان شریف میں فوجی پوسٹ پر اسنائپر کارراوئی میں ایک اہلکار ہلاک ہوا ـ  
  
3/5/2024  
ولایت کوئٹہ، پشین کے علاقے تراٹہ میں مجاہدین نے ایس ایچ او روزی خان کو ٹارگٹڈ حملے کا نشانہ بنایا جس سے وہ موقع پر ہلاک ہوگیا، جبکہ اس کا ایک محافظ شدید زخمی ہوا ـ  
  
3/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے عزیز خیل میں  فوج نے چھاپہ مارنے کی کوشش کی مجاہدین کو بروقت اطلاع ملنے پر فوج کو گھیرے میں لے لیا اور ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے دشمن پر تعارضی حملے کیے، میدان جنگ سے بھاگنے والے اہلکاروں پر  مجاہدین نے گھات حملہ بھی کیا ـ جھڑپ میں فوج کے 8 اہلکار ہلاک جبکہ 6 زخمی ہوئے ـ  
  
3/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شیراونئی میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے چھاپہ ناکام بنادیا ـ جھڑپ میں فوج کے جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
4/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں ملیزو تھانے پر مجاہدین نے لیزرگن سے حملہ کرکے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک اور ایک سیکیورٹی کیمرہ تباہ کردیا ـ  
  
4/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے منڈی کس میں آرمی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ـ ایک کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا ـ  
  
4/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے منڈی کس میں پوسٹ سے نکلنے والے اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس میں 4 اہلکار ہلاک ہوئے ـ  
  
4/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ کے علاقے ہمزونی میں واقع  فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
5/5/2024  
ولایت مردان، ضلع مردان گھڑی کپورہ کے علاقے طورومیرہ میں مجاہدین نے پولیو پر مامور پولیس اہلکار پر حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہوگیا، مجاہدین نے اس کی بندوق حاصل کرلی اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے ـ  
  
6/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل لکی مروت کے علاقے شیخ خلئی میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے کئی اطراف سے فوج کو محاصرے میں لیا اور جنگ شروع ہوگئی ـ مجاہدین کی شدید مزاحمت کے باعث فوج کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ـ  
  
6/5/2024  
ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل میں پیزو تھانے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
07/05/2024    
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے چمرکنڈ ناوہ پاس میں فوج نے مجاہدین پر حملہ کرنے کی کوشش کی، جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک جبکہ متعدد کو زخمی کردیا ہے اور خود بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے ـ   
  
07/05/2024   
ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل ڈومیل کے علاقے سپین تنگی میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک سکیورٹی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنادیا ـ  
  
07/05/2024    
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے علاقے ایبلنکائی میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہونے کا امکان ہے۔   
  
07/05/2024  
ولایت بنوں، مذکورہ حملے کے بعد کانوائے کی مدد کیلئے آنے والی بکتربند گاڑیوں اور ٹینکوں پر پھر سے گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ـ  
  
08/05/2024   
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شوہ میں نئی پوسٹ بنانے کیلئے آنے والی فوج پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے ـ  
  
08/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند سرکی سر پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کردیا۔  
  
09/05/2024   
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے لالی پنگہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں تقریباً پانچ فوجی اہلکار ہلاک ہوگئے ـ   
  
09/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے کگہ پاس میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار زخمی ہوئے ـ  
  
10/05/2024   
ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی  اہلکار کو ہلاک کردیا ـ  
  
10/05/2024  
ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل میں مجاہدین نے والی نور فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک سیکیورٹی کیمرہ تباہ کردیا ـ  
  
11/05/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں فوج اور نام نہاد امن کمیٹی نے مجاہدین پر دو مختلف مقامات پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئےـ جھڑپ میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے ـ  
  
11/05/2024   
ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کے علاقے شاہ حسن خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھ فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا ـ دو مجاہد ساتھی بھی شہید ہوئے ـ  
  
11/05/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے ـ حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا ـ  
  
12/05/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے خدری میں مجاہدین نے فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ـ  
  
12/05/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے کجھوری میں فوجی قلعے پر مجاہدین نے جی ایل کے گولے داغے جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے ـ  
  
12/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل چارمنگ میں مجاہدین نے ایک فوجی پوسٹ پر لگے سیکیورٹی کیمرے کو مار گرایا ـ  
  
 13/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند میں ایک فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کردیا ـ  
  
13/05/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے کجھوری قلعے پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کرکے ایک عدد سیکورٹی کیمرے کو مار گرایا ـ  
  
14/05/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے روڑی میں  چھاپہ مارنے کی نیت سے آنے والی فوج اور نام نہاد امن کمیٹی کے تین گاڑیوں کو مجاہدین نے گھیرلیا اور ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں تینوں گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا اور متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ـ  
  
14/05/2024  
ولایت کوہاٹ، تحصیل کرک کے گاؤں لتمر میں مجاہدین نے پولیس پوسٹ پر  حملہ کیا، پولیس پوسٹ چھوڑ کر بھاگ نکلی، پوسٹ کو مجاہدین نے قبضے میں لیا اور سارا سامان حاصل کرکے بحفاظت نکل گئے ـ  
  
14/05/2024   
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شکتوئی  میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ مار گرایا ـ  
  
14/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے ڈمہ ڈولہ میں ڈینگی سر پوسٹ پر طالبان نے لیزرگن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا ـ  
  
14/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے ملنگی میں ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزرگن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے ـ  
  
15/05/2024   
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل وانا کے علاقے کریکوٹ روڈ پر مجاہدین نے فائرنگ کرکے سی ٹی ڈی پولیس کے دو اہلکار شدید زخمی ہوئے ـ  
  
15/05/2024   
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لگے سیکیورٹی کیمرے کو مار گرایا ـ  
  
15/05/2024   
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں بائی پاس روڈ پر مجاہدین نے فوج پر گھات لگا کر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع موصول ہوئی ـ  
   
16/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے  گاؤں حیدر میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر گھات حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی، مجاہدین نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے حملہ کیا جس کے نتیجے میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ـ حملے میں دو گاڑیاں اور ایک ڈرون کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنیں ـ  
  
16/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی میں واقع  لاٹکہ سر ایف سی پوسٹ  پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا ـ  
  
17/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں مجاہدین نے فوج پر تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا، جبکہ دو عدد کیمرے بھی تخریب کا نشانہ بنے ـ  
  
17/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درازندہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کی طرف سے بنائی گئی نام نہاد امن کمیٹی کے سرکردہ نذیر افغان پر حملہ کیا جس میں نذیر افغان اور کمیٹی کے دیگر تین افراد شدید زخمی ہوئے ـ  
  
18/5/2024  
ولايت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے  شاه کس میں مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو زخمی کردیا ـ  
  
18/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں واقع نصرو فوجی قلعے پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں نو فوجی اہلکار  ہلاک و زخمی ہوئے  ایک کیمرہ بھی مار گرایا گیا ـ ایک مجاہد ساتھی بھی شہید ہوئے ـ  
  
18/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع تحصیل ٹانک میں چھاپے کی نیت سے آنے والی فوج پر مجاہدین نے گھات لگاکر حملہ کیا جس میں تین گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا، حملے میں پانچ اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوگئے ـ  
  
18/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں ہنی مون ہوٹل کے قریب مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کرحملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع موصول ہوئی، گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی ـ  
  
18/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے پتسی اڈہ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک عدد سیکیورٹی کیمرے کو مار گرایا ـ  
  
18/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں روڑی میں فوجی کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے ـ  
  
18/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے بڈھ میں پولیس کی تین گاڑیوں پر مشتمل گشتی پارٹی پر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے ـ  
  
18/5/2024  
ولایت ژوب، ضلع ژوب کے علاقے سمبازہ اور منجاورے کے درمیان واقع روڈ پر مجاہدین نے فوجی اہلکاروں پر مائن بلاسٹ کیا جس میں  جانی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
19/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پینگ میں واقع جانی خیل پولیس پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک عدد کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا ـ  
  
19/5/2024  
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے حوجل خیل میں طالبان نے اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا ـ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی مار گرایا گیا ـ  
  
19/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں مجاہدین کی کاروائی میں سی ٹی ڈی اور پولیس کے دو اہلکاروں کو قتل کیا گیا ۔ یاد رہے یہ دونوں پولیس اہلکار ایم آئی کیلئے ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خان میں جاسوسی کرتے تھے ـ  
  
19/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں سرکئی منزکئی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار زخمی اور ایک کیمرہ تباہ ہوا ـ   
  
20/5/2024  
ولایت ژوب، ضلع ژوب کے علاقے سمبازہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر فوج نے گھات لگا کر حملہ کرنے کی کوشش کی، بروقت معلومات کی بنیاد پر مجاہدین نے جوابی کاروائی کرتے ہوئے فوج کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا جس میں فوج کا میجر بابر خان نیازی ہلاک اور کرنل اور کیپٹن زخمی ہوئے۔ اس کاروائی میں فوج کے تقریبا تیس کے قریب دیگر  اہلکار بھی ہلاک و زخمی ہوئے ـ  
گھمسان کی اس جنگ میں ہمارے پانچ مجاہدین بھی جام شہادت نوش کر گئے ـ  
  
20/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں واقع تھانہ ملازئی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن  سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے ـ  
  
20/5/2024  
ولایت پشاور، پشاور شہر میں تھانہ (DHA) پر طالبان نے تین ہینڈ گرینڈ پھینکے جس میں کئی اہلکار زخمی ہوئے ـ  
  
20/5/2024  
ولایت مردان، ضلع مردان میں مجاہدین نے پولیس اہلکار کو فائرنگ کرکے قتل کردیا اور اس کا پستول ساتھ لے گئے ـ  
  
20/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے ششی خیل میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسنائپر سے حملہ کرکے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کردیا ـ  
  
21/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل جمرود میں واقع ڈب ایف سی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایف سی کے دو اہلکار ہلاک جبکہ دو شدید زخمی ہوئے ـ  
  
21/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوہ کے علاقے تودہ چینہ میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر اور جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
22/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی ناکام کوشش کی، بروقت اطلاع ملنے پر مجاہدین نے فوج پر حملہ کیا، جھڑپ کے نتیجے میں تین اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ـ  
  
22/5/2024  
مجاہدین نے ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے رہائشی فوج کے جاسوس حیات خان ولد نورسیلاجان کو گرفتار کرکے قتل کردیا ـ  
  
22/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے تریخ تلائی لالی پنگے میں فوج نے مجاہدین پر ناکام چھاپہ مارا، لیکن کچھ ہاتھ نہیں لگا، واپسی پر مجاہدین نے ان پر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ـ  
  
22/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ، الحاج مارکیٹ میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے ـ  
  
23/5/2024  
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر حملہ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ـ  
  
23/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے حیدرخیل میں مجاہدین  نے فوج کیلئے جاسوسی کرنے والے سرفیاض ولد خانہ گل کو اسنائپر حملے کا نشانہ بنا کر قتل کردیا ـ  
  
23/5/2024  
ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند میں واقع  فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزرگن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ـ پوسٹ اور ڈرون کیمرہ بھی مکمل طور پر تباہ ہوگئے ـ  
  
23/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے کوہی چوک میں ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزرگن سے حملہ کرکے ایک ایف سی اہلکار کو زخمی کردیا ـ  
  
23/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ سرکئی منزکئی میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے ـ  
  
23/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیواہ کے علاقے ملکشی شیزاکہ میں مجاہدین نے چھاپے کی نیت سے آئی فوج پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے سبب چھاپہ ناکام اور فوج کو جانی و مالی نقصان پہنچا ـ  
  
24/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ سرکائی منزکائی میں فوجی پوسٹ پر حملے کے بعد پوسٹ سے فرار ہونے والے فوجیوں پر مجاہدین نے کمین ماری ہے جس میں چار فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ـ  
  
26/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے وچہ خوڑ ژور کلی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے ـ  
  
27/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزه کے علاقے ملک میلہ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں ایک کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا ـ  
  
27/5/2024  
ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان کے علاقے آدم خیل میں تحریک طالبان پاکستان اور لشکر اسلام کی مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر حملہ کیا کچھ طالبان  نے ان کی مدد کیلئے آنے والی فوج پر کمین ماری جس میں 5 اہلکار ہلاک اور 6 زخمی ہوئے، گھمسان کی اس جنگ میں پانچ مجاہدین بھی شھید ہوئے ـ  
  
27/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، تحصیل ٹانک میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، طالبان نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے گھمسان کی جنگ لڑی جس میں تقریباً تیس فوجی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے جن کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے منتقل کیا گیا، لڑائی میں کمانڈر عباس بیٹنی سمیت پانچ مجاہدین ساتھی جوانمردی کے ساتھ لڑتے ہوئے شہادت کا جام نوش کر گئے جبکہ دو بے گناہ راہگیر بھی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے ـ  
  
28/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے شیراونئ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو اہلکار ہلاک ہوئے ـ  
  
29/5/2024  
ولایت پشاور، تھانہ سربند کے حدود میں مجاہدین نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر حاجی اکبر ولد علی اکبر کو فائرنگ کرکے قتل کردیا ـ  
  
29/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، تحصیل کلاچی کے گاؤں اٹل شریف میں فوج اور حکومتی لشکر نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین نے جوابی حملہ کرکے لشکر کے ایک اہلکار کو ہلاک کردیا اور نکلنے میں کامیاب ہوئے ـ  
  
29/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلنہ کے علاقے کوتی غبرگ میں طالبان نے چیک پوسٹ پر حملہ کرکے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کردیا ـ  
  
29/5/2024  
ولایت پشاور، خیبرایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے لنڈیکوتل خیبرسلطان خیل مارکیٹ میں طالبان نے ٹی آئی اے (طالبان انٹیلی جنس ایجنسی)  کی نشاندہی پر سی ٹی ڈی پولیس کیلئے جاسوسی کرنے والے نظیراللہ ولد بخمل کو فائرنگ کرکے قتل کردیا ـ  
  
30/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کی تحصیل گومل بازار میں مجاہدین نے ملک صلاح الدین عرف سلک کو فائرنگ کرکے قتل کردیا اطلاعات کے مطابق مذکورہ شخص چھاپوں میں فوج کی معاونت کرتا تھا ـ  
  
30/5/2024  
ولایت پشاور، ‏مہمند ایجنسی کی تحصیل حلیمزئی میں سپینہ غنڈئی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے پولیس چیک پوسٹ پر ہینڈ گرینیڈ پھینکا جس کے نتیجے میں نامدار ولد نصیب جان شدید زخمی ہوا ـ  
  
30/5/2024  
ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے عیدک میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا ـ  
  
30/5/2024  
ولایت ڈی آئی خان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل پروآ کے علاقے کھوئی بہارہ میں طالبان نے ڈرون کیمرہ مار گرایا ـ

نظمیں

ہمارے شہداء کا پیغام   
ہمارے قاتلوں کے نام   
  
اثر خامہ  
ابو عمرو خراسانی   
  
اے مرے قاتلو، بزدلو، کم دلو   
مت سمجھنا...!  
کہ ہم لوگ ڈر جائیں گے   
جیل سے یا تشدد سے تعذیب سے   
ہم بکھر جائیں گے   
ہم ابابیل ہیں   
ہاتھی والوں کو تاراج کردیں گے ہم   
ہم قنادیل ہیں   
ظلمتوں کا فنا راج کردیں گے ہم  
ہم تو منصور ہیں   
ابن حنبل ہیں ہم   
حق کی خاطر یہ دار و رسن کچھ نہیں   
اور اس راہ میں ہم جو کام آ گئے   
گولیوں سے لہو کرکے چھلنی بدن  
لے کہ ہم ساتھ نیل مرام آ گئے  
مت سمجھنا کہ یہ کاروان جنوں  
چھوڑ دے گا عزیمت کی اس راہ کو   
لوٹ جائے گا یا تھک کے رہ جائے گا   
چھوڑ کر کے شہیدوں کا نقش کہن   
الٹے پیروں پہ فوراً ہی پلٹ جائے گا   
مت سمجھنا کبھی یاد رکھنا سدا  
ہم جو مرجائیں گے تو ہمارے بعد   
ہم سفر وہ ہمارے وہ کچھ ہم جلیس  
ہاں وہ ابطال حق اور انصار دیں   
بے ریا، بے غرض، با وفا پرخلوص   
ہونے دیں گے نہ ویران مقتل کو وہ   
حق کی خاطر لٹائیں گے اپنے شباب   
مقتلوں کی طرف قتل گاہوں کو وہ   
دوش پر لے کہ خود اپنے سر جائیں گے  
مت سمجھنا کہ ہم لوگ ڈر جائیں گے   
یا بکھر جائیں گے   
یہ تو راہ ہے جس کی جانب سدا   
اہل دل اور اہل جگر جائیں گے

عشق کا وعدہ  
  
عشق کا وعدہ ہم نے پورا اے رب غفار کیا  
قرآں کو آنکھوں میں بسایا احمد کو سالار کیا  
پیش کیے ہر ایک نے دعوے ہم نے مگر کردار کیا  
تیرے وجہہ کریم کی خاطر کفر پہ کاری وار کیا  
اک تھا خزینہ جاں سو اسکو تیری راہ میں باج کیا  
ہم نے اس امت کے کل پر قرباں اپنا آج کیا  
  
ایماں کی تلواریں تھامیں تقوی کا سامان لیا  
ماؤں کی فریاد سنی اور فرض مقدم جان لیا  
امت کی بہنوں نے ہم کو ابن قاسم مان لیا  
ہر وہ دیس آزاد کرانا دیوانوں نے ٹھان لیا  
اک دن بھی جس دھرتی پر مسلم امت نے راج کیا  
  
آگ کے صحراء سے ہم گزرے خوں کے سمندر پاٹے تھے  
ایک اس شام کی خاطر کتنے دن گن گن کر کاٹے تھے  
رب کی یاد سے دل تھے روشن ظاہر میں سناٹے تھے  
اک اک ضرب پہ کفر نے پہروں زخم پھر اپنے چاٹے تھے  
ہم نے شکوہ کفر کے جھوٹے لشکر کو تاراج کیا  
  
عشق نبی کے جام لٹانا الفت کا انداز رہا  
برسر مقتل نذر تمنا دل کا سوزوساز رہا  
شام و سحر اس سوداۓ جاں پر حق سے راز و نیاز رہا  
پھر مٹی میں رل جانا سب سے بڑا اعزاز رہا  
زندہ رہنے کی خواہش نے مرنے کا محتاج کیا  
  
اس طوفاں کی تہہ میں ہم نے درسکینت پایا تھا  
جاں سے گزرے تھے جس دم ایماں کا مزا تب آیا تھا  
کڑوی کسیلی دھوپ سے آگے ٹھنڈا میٹھا سایہ تھا  
کیا پتلائیں رب نے جس دم جام طہور پلایا تھا  
کٹے سروں کو رب نے عطا پھر اک وقار کا تاج کیا  
ہم نے اس امت کے کل پر قرباں اپنا آج کیا

میں فلسطین ہوں  
احکم غازی پوری  
  
نقشِ فردوس ہوں نورِ یٰسین ہوں  
میں فَلسطَین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
مجھ کو کہتے ہیں سب انبیإ کی زمیں  
ہیں سلیماں سے پُر کیف میرے مکیں  
کس قدر خوبصورت ہے میری جبیں  
میری صبحیں جواں، میری راتیں حسیں  
مظہرِ علم و فن مرکزِ دین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
یہ یہود و نصاریٰ کا جوشِ جنوں  
جس نے نا حق کیا نیک لوگوں کا خوں  
سارے عالم پہ چھایا ہے جس کا فسوں  
جس نے برسوں سے لوٹا ہے میرا سکوں  
اس لۓ آج میں اتنا غمگین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
بن کے غاصب سرِ عام بیچا گیا  
میرے خوں سے زمانے کو سینچا گیا  
دار پر بھی کبھی مجھکو کھینچا گیا  
قید میں طوق پہنا کے بھیجا گیا  
وہ سمجھتے ہیں میں کوٸ مسکین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
تیر گی ظلم کی روز بڑھتی گٸ  
حریّت کی مگر شمع جلتی رہی  
بے حسی امّتِ مسلمہ کی سہی  
آسماں نے نہ فریاد میری سُنی  
نغمٸہ درد سے ایک دو تین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
میرے دامن میں ہے مسجدِ انبیإ  
جس جگہ سے گۓ عرش پر مصطفٰی  
انبیإ سے بنے جس جگہ مقتدہ  
اور امامت کیۓ جس کی شاہِ ھُدیٰ  
میں وہ فرشِ زمیں پاک پروین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
کافروں کا جہاںٕ مجھ سے پیارا نہیں  
میں وہ دریا ہوں جس کا کنارا نہیں  
صاحبِ عزم ہوں بے سہارا نہیں  
کوٸ آنکھیں دکھاۓ گوارا نہیں  
رنگِ رحمت سے میں بھی تو رنگین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
خون میرا بہاتے ہیں اہلِ جفا  
قدر کرتے ہیں میری فقط با و فا  
پاک ہے میرے گلشن کی آب و ہوا  
کون ہے سر زمیں مجھ سے بڑھ کر سَوا  
باغِ فردوس کا میں ہی شاہین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
میرے سینے میں خنجر چُبھایا گیا  
خون کے اشک مجھ کو رلایا گیا  
ساحلِ موت پر مجھ کو لایا گیا  
پیرہن بے بسی کا پہنایا گیا  
آج میں نسلِ آدم کی توہین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
پی کے رخصت ہوۓ کچھ شہادت کا جام  
کتنے بکھرے ہوۓ ہیں یہاں جسمِ خام  
کوٸ آقا ہے ، بندہ ہے ، کوٸ غلام  
آہ و زاری ہے لب پر یہاں صبح و شام  
حال پر اپنے فی الحال غمگین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
پوچھ لو چاند سورج سے میرا بیاں  
صرف اللّلہ جانے ہے رازِ نہاں  
کیوں کروں رازِ دل اِس جہاں سے بیاں  
معتبر ہے جہاں سے میرا آستاں  
رحمتوں کا نشاں حق کی تلقین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں  
  
لاکھ احکم کہے مجھکو دنیا بُرا  
مجھ کو قدرت نے بخشا ہے صبرو رضا  
سن ہی لیتا ہے معبود میری دعا  
بس بُرا مجھ کو کہتے ہیں اہلِ خطا  
نیک اطوار ہوں نیک آٸین ہوں  
میں فلسطین ہوں میں فلسطین ہوں

جہاد پاکستان کے حوالے سے ایک افغان شہری کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین و تحریض  
  
افغانستان کے صوبہ میدان وردگ کے مرکزی شہر میدان شار سے ایک شخص نے خواب ارسال کیا ہے کہ انہیں خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور کہا کہ پاکستان کے جہاد کے لئے پاکستان جائیں، جب وہ پاکستان پہنچتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی وہاں موجود ہیں اور ساتھ تقریبا 150 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ہوتے ہیں جن میں حضرت خالد بن ولید رض وغیرہ بھی شامل ہیں۔   
خواب دیکھنے والے نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پہ محسودوں والی پکول نامی ٹوپی رکھی ہوئی ہے اور اس (خواب دیکھنے والے) کو ثقیل دیتے ہیں کہ اس کے ساتھ جہاد کرو یہ سارے صحابہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہیں اور فرماتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان حق جماعت ہے اس کا بھرپور ساتھ دیں ـ   
  
اللہ اکبر کبیرا